

تقدیر و جلد .. قیمت ۱۰ روپے

اِنْ تَنْصُرِ اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

بلقب مصنف فضل احمد ولد بڑا بھٹہ سکونت دہلی

جناب فیضیاب حضرت ابو علی شاہ

یہ کتاب رب سہری شہ پر

۹۰ شخص چھپا



نافع العباد جواب دافع الفساد

سید بغدادی وار و حال لاسویر و توری

مطبع تحفہ پنجاب لاہور میں چھپا

کتابی سامعین کا حیرت انگیز فیصلہ کے لئے تصدیق فرمائے

بہارِ اسلامیہ میں آئندہ ہر سال



الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد پس یہ مسئلہ کبریٰ متعلقہ
بالامامة الصغریٰ کی اس زمانہ میں اہم المسائل ہے ہر ایک مسلمان سننی کو لازم
ہے کہ اس سال کو بخوبی حفظ کرے تاکہ نماز اس کی جو ہے پورا کرے ایمان باللہ و رسولہ
اسل و صول دین کا ہے مردود و ہنود۔ اور عن اللہ مقبول ہو کہ شہر شہرات
ابہر کا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انما یقبل اللہ من المتقین
یعنی اللہ تعالیٰ پر پیر کاروں کے ہی عمل قبول فرماتا ہے نہ وہ سہر دن کے
اور حدیث شریف میں وارد ہے لا یقبل اللہ صلوة من تقدم قوماؤہم
کہ گناہ گاروں کی صلوات قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا نماز اس
شخص کی جو امامت کراوے کسی قوم کی۔ بحاکم وہ قوم اس کو مکروہ جانتی ہو
اور حاکم کے مرفوعہ حدیث بیان کی ہے۔ یعنی

ان منکم من قبل اللہ صلاتکم
قلو منکم خیارکم فانتم وفدکم
فما یستکم دین سابعکم
میں سے تمہاری امامت کراوین کیونکہ وہ دلیل میں تمہارے درمیان رہے
اور تمہارے رہے۔

اس آیت کی کہ اور حدیث شریف سے خوب مدہن ہو گیا کہ نماز قبول وہی
ہے جو سننی اور مسلح کے پیچھے اذان گجھاوے۔ اب معلوم کیا جاوے

علامہ یہ رسالہ اسلام کی ۱۱ کتابیں ۳۲ جلدیں ہیں

کہ اس امت مرحومہ میں کون فرقہ سے ہے اور کون متقی اور کون شقی ہے اور کون غلام
متقی۔ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے بیشتر فرقہ میں سے
ایک فرقہ کو جنتی فرمایا اور بیشتر کو ناری و جہنمی۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
بیشتی کون ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ ما انا علیہ و اہل بانی۔ چہر میں ہیں
اور میرے اصحاب بس وہی فرقہ جنتی ہے جو حضرت صلعم اور اصحاب کے
فریق پر ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ فرقہ جنتی ہے کل فرقہ اہل کفایت و جماعت کا ہے
جو حقیقی و شافعی مالکی و حنبلی ہیں یہ چاروں مذاہب دلتے ایک عقیدہ پر ہیں
اللہ تعالیٰ کو مستزاد و مقدس ذاتی جلال و صاف و زیلہ سے اور یہ صوفی ذاتی
جلال و صاف کے ساتھ اعتقاد کر کے جمع انبیاء اور صلعم کو علیہم الصلوٰۃ و السلام
معصوم جانتے ہیں اور سارے اصحاب کبار و ریشہ کو سو سن کامل یقین کر کے
خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متفائل رکھتے ہیں۔ اور
کہتے ہیں رسنا اغفر لنا و لاکھواننا الذین یستوفوا بالایمان و کما تجمل
فی قلوبنا غلا الذین آمنوا یعنی اسے پروردگار سکوا اور چور سے پروردگار
جو ہم سے پھلے با ایمان گذر گئے ہیں غیب سے اور ہمارے دلوں میں
و دشمنی ایمان والوں کے مت و اکل رافضی و خارجی و دہائی و مستبد
و جبہری و قدری و غیرہ جنتی فرقے ہیں سب اس عقیدہ کے
بر خلاف ہیں یہ سب کے سب بیہشتی نہیں ہیں ہر ایک فرقہ کے
عقائد کی جدا جدا ہیں روافض کی جدا ہیں اور خارجیوں کی جدا اور دہائیوں
کی جدا۔ چونکہ اس رسالہ میں تذکرہ دہائیوں کا مقدم ہے لہذا ان کی
کتابوں کا نشان دینا واجب ہے پھلی کتاب انکی عتایہ کی کتاب
مفتوحہ مصنف محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہے جس کے سبب یہ
فرقہ اپنے آپ کو نجدی کا لقب دیتا ہے دوم نقویۃ الایمان مصنف
مولوی اسماعیل دہلوی کی ہے جس کے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو

اہل حدیث کا خطاب دلا تا ہے۔ اور باقی کتابیں مشہور و معروف ہیں
 ان کی تشریح کی حیثیت سے وہ نہ ہوں گے نہ وہ نہ ہوں گے۔ یاد رہے
 کہ سب اہل سنت و جماعت قرآن مجید اور سنت نبوی اور جماع اصحاب
 کرام پر عمل کرتے ہیں اور یہ وہابی لوگ اصحاب کرام کے قول و فعل کو
 خلاف سنت بلکہ بدعت ضلالت کہتے ہیں اور اجماع اصحاب کرام کا انکار
 کرتے ہیں اور اپنے دل سے ایسی واهیات بے اصل باتیں تراش کر
 اپنے عقائد کی کتابوں میں درج کرتے ہیں جنکے سنت سے سوسن آدمی للہول
 ہیں۔ اور انکو بلاتال کا فریضہ لگتا ہے تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ
 ایمان کر لینا چاہئے کہ سب مخلوق کیا بڑا کیا پھوٹا خدا کے شان آگے چارے
 بھی ذلیل ہے اقول۔ یہ کیا بڑا کفر ہے جسکی توہ بھی قبول نہیں ہو سکتی
 کیونکہ توہ صرف ان کفریات سے ہوئی ہے جو خدا تعالیٰ کے کتابوں
 اور جو عباد اللہ کے حقوق ہوں وہ تو معاف نہیں ہو سکتے۔ اب اس
 کفر کفر کی کوئی حد نہیں رہی کہ انبیا و اولیاء و فرشتوں اور
 اور محبوبوں کو اس نابکار نے یکساں کر کے چار سے بھی ذلیل کھدیا۔
 اس کے سارے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا انکار کر دیا اور سب بنی آدمی
 و مسلمان و کافرون کو یکساں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکار و فساد کیا۔
 انبیاء المسلمین کا المجرمین مالکہ کیف تحکون یعنی کیا ہم مسلمانوں کو کافرون
 جیسا کہ شیخ راہبہ نہیں کیا سو اتم کو تم کیا حکم لگاتے ہو۔
 ایسا ہی اس تقویت الایمان والے نے کتاب المصلح الحق کے صفحہ ۱۴۵
 پر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ سے دروغ بولنے پر قدرت رکھتا ہے ورنہ قدرت
 انسانی قدرت الہیہ پر زیادہ ہو جاوے۔ اقول اس عقیدہ کو کفر نہ کہیں تو کیا
 کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راست کو سترہ و مقدس فرمایا ہے اور کہا ہے
 سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعَ بِرَأْيِهِ رُوحَ الْكَافِرِ پکی ہے پر عیب اس کا

این کتابتہ سورہ مجموعہ فی شمس المحدثین مولوی غلام قادر صاحب مدرسہ

جس نے اپنے عہد کورات میں سیر کر لی (سبح قدوس اللہ تعالیٰ)
 جسے نام میں ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر ایک عیب سے اور ان سے جو
 مخلوق سکے خیال میں آدمین۔ اس بدعتیہ نے کیا سخت عیب
 خدا کی راست کو لگا دیا۔ یہ اس فرقہ کا پیشوا ہے اور یہ فرقہ
 دعوے اسلام کا کرنا ہے اور رسالہ لکھا ہے کہ وہابی کے پیچھے خفی کی نماز
 درست ہے جسکا دافع الفساد رکھا ہے اقول وہابی کے پیچھے بالکل غلط
 نا جائز ہے اور رسالہ حرام ہے ساری کتابوں میں اہل سنت و جماعت
 کی لکھا ہے کہ بدعت و کفر والے کے پیچھے انتہا ناجائز ہے اور یہ فرقہ
 ایسا بدعتیہ ہے کہ اصحاب کرام کو اہل ضلالت و بدعت کہتا ہے۔
 تراویح آٹھ رکعت پڑھتے ہیں اور میں رکعت پڑھنے والوں کو برا کہتے ہیں
 دیکھو میں رکعت حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلد خلفاء راشدین و اصحاب
 کرام نے پڑھیں اس کہنے سے یہ فرقہ کافر ہو یا مسلمان رہا۔ بلکہ ہماری
 کتابوں میں تو یہ لکھا ہے کہ جو کوئی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قیاس
 کو حق نہ مانے وہ بھی کافر ہے فتاویٰ عالمگیریہ صفحہ ۳۴۵ جلد ۲۔
 ساجد قال قیاسی بن حنیفہ رحمہ جس کسی نے کہا کہ قیاس امام ابو حنیفہ
 حق نیست یکفر کذا فی اتا تارخانیہ کا حق نہیں ہے تو وہ کافر ہو جاوے گا
 جسکا کہ تارخانیہ میں ہے
 پس بموجب مہدی کتابوں کے جہنم فتویٰ ہے یہ لوگ جو قیاس نام
 ابو حنیفہ کو حق نہیں مانتے کافر ہیں کافر کے پیچھے انتہا ناجائز ہے
 اور حرام مطلق۔ اس رسالہ دافع الفساد والے نے کجی عبارتیں
 لکھیں ہیں سب عبارتیں میں یہی مطلب ہے کہ کافر کے پیچھے انتہا
 ناجائز ہے یہ شخص وہابی ہے اور مسلمانوں کو دہوکہ دیتا ہے کہ
 بحوالہ نفس اکبر لکھا ہے (والصلوة خلف کل بدافع من المؤمنین)

یعنی نماز پیچھے ہر نیک و گنہگار کے جائز ہے۔ اقول۔ دیکھو اس میں من
شرط ہے۔ کہ مومن کی امتداد جائز ہے نہ کافر کی اور صحت میں ہے کہ کافر
الصحاۃ القادرون ومن بعدہم من الاممۃ الاسلامیۃ لیسلی بعضہ
خلف بعضہ۔ جیسے اصحاب کرام ص اور تابعین اور امامان
دین کا مذہب و نامیوں کے مطابقت میں تھا صاف اس عبارت سے بھی
یہی معلوم ہوا کہ اہل ایمان اہل سنت و جماعت والوں کے پیچھے امتداد
جائز ہے کیونکہ سارے اصحاب اور امامان اہل سنت و جماعت تھے
نہ مثل و تابعیوں لاندہوں کے تھے کہ خدا کو چھوٹا اور پیروں کو چار اور ذلیل
کہیں اعدو باللہ من استیطان الرحیم۔
غرض کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ رافضی اور وہابی کے پیچھے حنفی کا امتداد
جائز ہے رسالہ دفع الفساد والجمہور بتا ہے کیونکہ وہابی ہے اور وہابی
اہل سنت و جماعت کو دھوکہ دیتے ہیں اور مختار و غیبی دین ہے
وان انک بعض ما علم من الذین ضررہ کفرنا
لفولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کا لاجسامہ وانکار
صحبتہ الصدیق رضا فلا یصح احکامہ صلا
کا جو دین میں ضروری جانی گئی ہے جس کے انکار سے یہ کافر بننا ہے صلیا
کہ یہ ہے خدا جسم ہے مثل اجسام کے اور انکار کرے صحبت صلیق
اکبر رضا کا پس امتداد اس کے پیچھے بالکل درست نہیں ہے۔
ایسا ہی جملہ کتابوں میں لکھا ہے۔ اب تفصیل وار سنو کہ جنکے
پیچھے نماز مکروہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ کراہت و حرمت انکی نسبت ہے جو
اہل سنت و جماعت میں درندہ نامیوں کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ اہل
سنت و جماعت سے خارج ہیں اور انکی عقاید ہندو اور من۔ غلام
خواہ ازاد کیا گیا ہو۔ اعرابی صحابہ کا رہنے والا جسکو جنت کہتے ہیں

یہی ہے کہ کافر کی امتداد جائز ہے نہ مومن کی اور صحت میں ہے کہ کافر

اعلیٰ نابینا۔ فاسق۔ مستبدع۔ امرد یعنی بے ریشہ خوب صورت
لڑکا۔ سیفہ کم عقل۔ مفلج۔ فالج زدہ۔ ابرص سفید داغوں والے جسکے نام
بدن پر سفید داغ برص کے ہوں۔ شارب خمر۔ سودا خوار غلام چٹل خور
مراکشی ریاکار۔ متعصم تکلیف سے نداشت کرنے والے۔ امام باجرت مگر
متاخرین علماء نے برا کے ضرورت جائز ضرورت لکھا ہے مخاض
مذہب والا جسکے بارہ میں خلاف کا شک ہو۔ اور اگر یقیناً مخالف ہو
تو حرام ہے اور اگر رعایت مقتدی کی کرے تو جائز ہے۔ اعرج
نگڑا۔ محبوب اکت بریدہ۔ جاقن بول درج کار دکنے والا یعنی شافی
مذہب والا یا مالکی یا حنبلی مذہب جو اہل سنت و جماعت سے ہے اس
امامت مشروط ہے بشرط عدم مخالف یا مقتدی حنفی پس وہابی کی امت
کس طرح جائز ہو سکتی ہے فتاویٰ عالمگیریہ جلد ۱ ص ۱۰۰
یحوزن فصولہ خلف صاحب ہوی رد بدعتہ وکلا تجوز
خلف الرافضی والجمعی والقدری والشیعہ مومن بقول بخلق
القرآن۔ وحب ہوی ان کان ہواہ یکفر بہ صاحبہ تجوز
الصلوۃ خلفہ مع الکراۃ والافلاکذا فی الیوم والخلع
وهو الصیغہ ہکذا فی البدائع۔
صاحب ہوئے اور بدعت کے پیچھے نماز ہے مگر مکروہ ہے اور
رافضی و جمعی و قدری۔ اور مشبہ خدا کو جسم کہنے والے اور قرآن کو مخلوق
کہنے والے کے پیچھے ناجائز ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر عقیدت ایسا
ہو کہ جس سے وہ کافر نہیں بنتا تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ
جائز ہے اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو نہیں جائز۔
یہ بھی عالمگیریہ میں لکھا ہے کہ فاسق یا مستبدع کے پیچھے نماز پڑھنے
سے ثواب جماعت کا ہوتا ہے لیکن ایسا ثواب نہیں پاتا جو صلا

یہی ہے کہ کافر کی امتداد جائز ہے نہ مومن کی اور صحت میں ہے کہ کافر

درجہ پستی کے چھ تواب شاہ ہے۔ اب یہ بات کہ شافعی المذہب کے
 پیچھے ہار جائیز ہے یا نہیں انہما یصح اذا کان الا ادا مرتجائی مواضع
 الخلاف متب جائز ہے کہ حسب امام مقامات خلاف سے پر حسب شرک
 ولا یكون متب حسب الا کثا کافی ایمان اور عیب کہ مستحب بھی نہ ہو دے
 اور اپنے ایمان میں شک و تردید کرنے والا بھی ہو وفاق یہ سارے
 اوصاف لازمہ ہوں میں موجود ہیں مواضع خلاف میں خلاف کرتے ہیں
 کے سبب یہ لازمہ سبب دو دہائی کہلائے اور مستحب غایت درجہ
 کے ہیں جس کے سبب بار اعدائوں تک نوبت پہنچی اور شک
 و ایمان میں اور خفیوں کے نزدیک مشکوک الایمان ہونا انکا اولی
 بات ہے بلکہ یقیناً ملبوب ایمان میں کہ کتاب تقویت الایمان ان
 لوگوں کا ایمان ہے اور وہ کتاب کفریات سے پر ہے۔
 انکی ترکی تمام ہوئی اب زیادہ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں رہی عالمگیر
 میں صاف لکھا ہے کہ مانوں کی ترتیب کو نہ رعایت کرنے والے
 کے پیچھے ہی ناجائز ہے معلوم رہے کہ یہ سارے اوصاف مذکورہ
 اس گروہ دین جدید والوں میں موجود ہیں بموجب مذہب حنفی کے نہ انکی
 نہانہ ہی صحیح ہے نہ وضو اور نہ کھانا انکا بات ہے نہ کپڑا۔ بموجب مہر واکر کے
 میں گرے تو یہ لوگ اس کہوے کو ناپاک نہیں جانتے۔ بلکہ کوئی پلیدی
 بول و براز پر جاوے تو بھی پلید نہیں جانتے پس انکا حنفیوں کیساتھ
 کیا معاملہ باقی رہا یہ لوگ کیوں ناحق تعصب کرنے ہیں اور سارے
 کہتے ہیں کہ حنفیوں کی نازد وایوں کے پیچھے درست ہے و انجواب
 ان دہیات باتوں سے کہ یہ باز آغادین ان دشمنوں سے استنا کرنی
 نہیں چھتا کہ حسب تم دہائی ہے تو یہ منہ را حنفیوں کیساتھ طاعت دین
 باقی رہا ہے کہ تم خواہ مخواہ عوام کو ناسک کرتے ہو کہ بارے پیچھے ہار رہے

اگر لوگ صاف ہوتے اور منافق حنفیوں کے ساتھ نہ کرتے تو تم حنفی مذہب
 میں ہی رہتے تم تو خودائیرہ اسلام سے بھاگ چکے اب حنفیوں کا تمہارے
 ساتھ کیا تعلق رہا۔ وہ کیا بات ہے یہ وہابی لوگ حنفیوں کو مشرک کہتے
 ہیں جو کوئی یا شیخ عبد القادر حیدر لانی شینا لہ پڑھے وہ انکے نزدیک مشرک
 و کافر ہے اور تقلید امام معین کو ناجائز بتاتے ہیں اور زبانی کہتے ہیں کہ ہم تو حضرت
 غوث اعظم قدس سرہ اور امام اعظم رحمہ کو مانتے ہیں۔ یہ انکا دھوکہ ہے حضرت
 غوث اعظم قدس سرہ کو مانتے تو حضرت غوث اعظم کی کلام کے کیوں منکر ہوتے
 اور حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق جو عمل کرے اسکو کیوں کافر کہتے
 غوث پاک تو فرماتے ہیں جو میرا نام پکارے اسکی سختی دور ہو جاتی ہے یہ
 لوگ تو اس بات کو کفر جانتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ درپردہ حضرت غوث
 پاک کو بھی برا جانتے ہیں۔ بھیت الاسرار جل میں جناب غوث اعظم
 قدس سرہ کے اقوال و احوال سب مذہب مذکور میں ملاحظہ طلب ہے اور امام اعظم کی
 تقلید مطابق قرآن شریف اور حدیث نبوی کے ہر ایک پر واجب اس درجہ
 کا عالم کوئی نہیں رہا کہ جو اس تقلید سے مستغنی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا
 ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصالحین اے ایمان
 والو تقو سے اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اس سے صاف تقلید امام اعظم
 کی ثابت ہے کل امت اہل سنت و جماعت میں سے امام اعظم کی ساوی
 کوئی سختی نہیں سب کو حکم ہے کہ تم امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہو
 مگر چونکہ دوسرے اماموں کے مقلد تقلید اپنے اپنے اماموں کی کر چکے تھے وہ
 تقلید کر کے چھوڑنے حرام ہے اس شافعی و مالکی و حنبلی مسذو رہے کہ از کتاب
 حرام ہے حج رہے اور وہابی مسذوستان کے پہلے حنفی تھے ان لوگوں
 نے مذہب حنفی کو شرک کیا تو یہ لوگ بموجب حکم مذہب حنفی کے واجب التعمیر
 ہوئے اگر سلطان اسلامی ہوتا تو انہیں تعمیر شرعی جاری کرتا۔ اب طرفہ یہ ہے

کہ وہ عوسے کرتے ہیں کہ ہمارے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز ہے ماذ اللہ بالکل حرام ہے
شامی میں لکھا ہے کہ صحیح مذاہب یہی ہے کہ اس کے مقتدی کی معتبر اگر تفسیر
کو خیال ہے کہ امام مخالف مذہب والا ہے اور رعایت میری مذہب کی نہیں کرتا
تو امت دار اس کے پیچھے ناجائز ہے۔ یہ بات خیال میں رہے کہ کتب فقہ میں
یہ مسئلہ نسبت مخالف مذہب شافعی کے ہے اور شافعیوں کا عقیدہ موافق
حنفیوں کے ہوتا ہے و مابلی لوگ تو سخت مخالف عقائد و احکام میں ہیں حنفیوں سے
مخالف انکی دو طرح پر ہے ایک عقائد میں دوم احکام میں عقائد میں وہ ہے
جو بالاجور التقویت الا ایمان والیضاح الحق مذکور ہوا۔ اور احکام فروعی میں اس طرح
ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے بلا انزال انکے نزدیک غسل فرض نہیں
ہوتا۔ دیکھو بخاری ص ۲۹۷

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال یا رسول اللہ
إذا جامع الرجل المرأة فلم ينزل قال
يغسل ما من المرأة منه ثم يتوضأ ويعملی قال
ابو عبد اللہ الغل احوط۔
یعنی ابی بن کعب سے
مروئی ہے کہ اس نے پوچھا
یا رسول اللہ جب مرد
عورت کیساتھ صحبت کرے
اور انزال نہ ہو آپ نے فرمایا کہ جبنا بدن عورت کیساتھ لگا ہے وہ دھو دے پھر
وضو کر کے نماز پڑھے۔

ابو عبد اللہ بخاری والا کہتا ہے کہ غسل کرنا اچھا ہے دینے فرض نہیں ہے
پس جب وہابی کا اعتقاد و عمل بخاری پر ہے اور بخاری والے کا یہ مذہب ہے
کہ اس حالت میں غسل فرض نہیں ہے تب حنفی انکے پیچھے کس طرح نماز
پڑھ سکتا ہے حنفی کو کیا معلوم کہ یہ جزیبہ اور یسیدہ۔ اور باتفاق است یہ
حدیث منسوخ ہے کوئی حنفی وغیرہ اس حدیث کا عامل نہیں ہے اور اسی
واسطے کہتے ہیں کہ بخاری کا عامل قابل امامت نہیں ہے۔ بخاری کو اتنا نہیں
کہ خود قبل اسکی حدیث ابو ہریرہ رحمہ کی روایت کر چکے ہوں اس کے برخلاف

میں کیوں اپنی عنیدہ ظاہروں اور باقی اماموں کا عمل اس حدیث پر ہے
جو ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا
جلس بين متعبدین الا بجمعة ثم جہدک نقد
فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرد و
عورتیں جمع ہوں تو بجمعتہ کے بعد

پھر اس کے ساتھ جہد کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے
چونکہ جاہل حنفیوں کو پہلے یہ حال و مابیوں کا معلوم نہ تھا تو شاید انکے پیچھے
نماز پڑھنے جائز جانتے ہوں گے اب تو ساری قلعی انکی کھل گئی حنفیوں کو
لازم ہے کہ تنہا پڑھیں اور انکے پیچھے نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب مسئلہ واضح ہو گیا ہے
اور اس رسالہ واقع الفساو میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ اہل مکہ و مدینہ کے لوگ
رفع یدین کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اقول حرمین شریفین میں
چاروں مذہب کے امام ہیں اور عقائد میں سب ایک ہیں اختلاف فروعی کے
بارہ میں سلطانی حکم ہے کہ کوئی امام کسی مذہب والے کے مخالف بات نہ کرے
یعنی جن سے نماز کسی مذہب والے کے جائز نہیں ہوتی وہ بات نیکیں۔ مثلاً
بول کر کے ڈسلی سے خشک نکرنا اور سر کے چہارم سے کم مسح کرنا اور قصد کرنے
سے وضو نہ کرنا اور وہ درود سے پانی کم ہوا جس سے وضو کرنا ان سب پر مبنی
کرین وہابی کو حرمین شریفین حوالہ دینا تب درست ہوتا کہ جب کوئی وہابی ظاہر
ہو کہ وہاں امامت کرنا یا نماز پڑھنا سو لوسی نذیر حسین و لوسی کا قصہ حنفیوں کے
واسطے دلیل قوی ہے کہ جب وہ حرمین شریفین میں گیا تو گرفتار ہوا جب سب
عقائد باطل و نامیہ سے توبہ کی تو اس وقت رہا ہوا پس عمل و ائمہ حرمین شریفین
کا سب سے واسطے حکم مسقف ہے جو کچھ وہاں وہابیوں کے توفیر ہے
وہی مسلمانوں کے انکے ساتھ کرنی لازم ہے۔

نمائندہ میزبان شرفانی سفری میں لکھا ہے۔

فعلہ مما قرآن من یطلع علی اولئک الامت
 ولا یعرف من اذعم بحیب علیہ القلیل بعد
 امام عدین والاک افضل وامن
 مقام نزاع کو نہ جانے اس پر واجب ہے کہ ایک امام مسیحین کی تقلید کرے
 ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا۔ اور وہ جو دینی سے نکلتا ہے
 کہ مسلمہ البشوت اور تحریک میں اختلاف غلط ہے کہ کوئی تقلید واجب کہتا ہے
 اور کوئی غیر واجب۔ اقول یہم مختلف نسبت علماء دین کے ہے بلکہ جو سنی
 فاضل سے صحیح مسائل دین کے نکال سکے بلکہ ہر ایک حرف سچے سے سارا مطلب
 ان مجاہد کا نکال سکے۔ جیسا کہ سیران شریف میں عالم کی تعریف میں لکھا ہے
 کیا یکوال العالم عندنا فی مقام العلم حتی یؤد
 کل قول فی مذهب الجدید الی الکتاب
 والسنة ولا یبقی عنده تنازع فی قول منھا
 دھناک ینجیح من العامیة ولستحق التلقیب
 بالعالم وھو اول مرتبة تھون العالم یرتقی
 الی ان یصل الی منجھ جمیع احکام القرآن
 من الفاتحہ لا یتھاھی الامر فاذا اقلھا
 فی صلاتہ کان لہ ثواب من قرأ القرآن
 کلمۃ ثم یترقی من ذلک الی ان یصل
 ینجیح جمیع مذاہب الشریعہ ویراقول
 علما ھما من ای حرف من حرف
 الصحا یرقال وھذا ھو العالم الکامل
 منہ رحمۃ اللہ
 سارے احکام قرآن کے سورۃ فاتحہ سے نکال سکے کیونکہ یہ سورۃ مان ہے

پس جب ایسا شخص سورۃ فاتحہ نماز پڑھیں تو اسکو ثواب اتنا ملے گا کہ
 جتنا کسی نے سارا قرآن شریف پڑھا پھر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ سارے
 مذہب شریعت کے جس حرف سے حرف پہنچے سے چاہئے نکال سکے
 یہ عالم کامل ہے مثلاً سیران شریفی شریفی۔ رحمۃ اللہ
 یہ وہابی لوگ عامی ہیں صد سال سے ایسا عالم جسکی تعریف ہو چکی ہے مفقود
 ہو گیا ہے لہذا جملہ عالم عامی ہے اور عامی کو تقلید مذہب امام مسیحین کی واجب ہے
 ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا اس کا مصداق یہی لای مذہب لوگ
 ہیں اغانو مالہ اللہ تو اسے من شریک الوسا اس اثنا س۔
 تنبیہ
 عبد اللہ علامہ زین الدین سے وہابی کا جو دینی میں چپا ہے اس میں سائل کی اسی
 برسی غلطی ہے جیسا کہ بحوالہ شامی و فتاویٰ عالمگیریہ مذکور ہوا۔ دینی سند نہیں ہے
 (معانی آثار صحاح سے مستخرج)
 من البراہین عارف رضی اللہ عنہ کان البنی صلعم اذا البکر لا یتاح الصلح
 رفع یدین یہ حتی یكون ابہا ماہ قریباً من شملی اذینہ فکلا یعود۔
 یہی حدیث مرفوعہ میں سند کیساتھ برابر ابن عازب سے مروی ہے اور
 عبد اللہ بن مسعود سے عن البنی صلعم انہ کان برفع یدینہ فی اول
 تکبیرہ ثم لا یعود۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت صلعم سوائے تکبیر تحریر کے
 رفع یدین نماز میں نہیں فرماتے ہیں اور ابراہیم خفیہم کے سامنے تذکرہ ہوا
 کہ اوائل حدیث بیان کرتا تھا کہ حضرت صلعم کہہ میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے
 ہوئے رفع یدین فرماتے تھے ابراہیم خفیہم رحمہم اللہ غصیب میں اور کہا کہ اوائل نے ایک
 دفعہ دیکھا ہے اور جب اللہ نے پیاس دیکھ لیتے کہا کہ حضرت علی ہی رفع
 یدین نہیں کرتے اور مہاجر نے لکھا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کے سچے نماز پڑھ
 وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

هدایت

امام شافعی اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کہ قول ہے (اذا صحاح الحدیث تہو متدی
کے یہ معنی ہیں کہ جہاں میری روایت نہ ہو اور وہاں تم میرا مذہب معلوم
کرنا چاہو تو حدیث صحیح میرا مذہب ہے جیسا کہ سب کتابوں فقہ میں ہے کہ
جہاں امام صاحب کا قول نہ ہو وہاں حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

ناف کے سحر ماتمہ یا ندھنی گمانین

ابن حجر سے روایت کیا کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا آپ نے ماتھے دائیں ہاتھ بائیں پر نماز میں نیچے ناف کے

ان علیاً رضی اللہ تعالیٰ عنہما
النسۃ وضع الکف فی الصلوۃ ویضعها
تحت السراۃ یتسر الوصول

اور رکے دونوں کو ناف کے نیچے (تیسرے اصول)
 خیال رہے کہ لفظ سنت کا دلالت کرتا ہے مواظیت فعل
 اگر کسی نے روایت اسکے برخلاف کی ہے وہ مجہول ہے برترک حیات
 جس سے سنت ناف کے نیچے ناکھ باندھنے کی ثابت ہوتی ہے

قرار یافتہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے

صحیح مسلم میں عبداللہ بن سائبہ مروی ہے قال صلے لنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ فاستفتح بمسورۃ المومنین کہا حضرت صلے نے مکہ میں
ہیکو نماز کی جس کی پڑھا ہے اور سورۃ مومنین کو (قد افلح المومنون) شروع کیا۔
اس سے صاف ثابت ہے کہ ہتفتاح نماز میں سورۃ مومنین کے ساتھ صوا
اور سورۃ فاتحہ ترک کر دی۔

فاتحہ مستند می کو پڑھنی مکروہ - تحریمی ہے

سماعی آثار میں جابر رضی اللہ سے مروی عام روایت
قال رسول الله صلعم من كان له امام
فقل له قلالة
حضرت صلعم نے فرمایا کہ جبکہ امام
سورات امام کے سورات میں ہے

قالا لله تعالى واذا قرى القرآن فاستمعوا
واصتوا لعلكم تتقون
فرمادیا اللہ تعالیٰ نے جب
قرآن پڑھا جاوے تو تم اور چپ

پس ثابت ہوا کہ ناکتھ کا پڑھنا نماز میں فرض نہیں اور مستحبی کو ناکتھ پڑھنا ترک واجب یعنی مکروہ تحریمی - اور ناجائز -

آئیں آج، تہ کہنی سن رہے

مسانی انما۔ طہادی میں ہے
ابروائیل سے مردی ہے کہ کہا

عن ابی ذائل قال کان عمر و علی رض
لا یجملان بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولا بالتعوذ ولا بآیاتہن
اور نہ آمین کے ساتھ۔

جہاں سارا میں اتنا فرق ہے کہ جہر بلند آواز اٹھا ہو کہ بہت لوگ سینہ
اور سر در رہے کہ خود قاری سے یا قرب وجوار والا ایک آدمی تک۔
اور حدیث جہر والے کوئی ایسی نہیں جس سے جہر آمین ثابت ہو۔
ترمذی میں ہے کہ ذائل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اس
نے کہا کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقرأ ولا الضالین قال آمین جہر
بہا صوتہ یعنی حضرت صلعم نے آمین آہستہ کہی اس سند میں
شعبہ ہے جو حدیث میں امیر المؤمنین ہے اور وار قطنی نے ذائل بن حجر
روایت کیا کہ حضرت صلعم نے جب ولا الضالین پڑھا۔ قال آمین داغی
بہا صوتہ یعنی صلعم نے آمین آہستہ فرمائی۔ محدثوں کا صرف ادعا ہے
کہ بخاری وغیرہ کہتے ہیں کہ آمین بلند کہنے سنت ہے۔ یہ دعویٰ صحیح
نہیں کیونکہ اس حدیث کے مخالف ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الا علی والصلوۃ علی حبیبہ وآلہ وسلم
قہر ست ہے ان اسماء العلماء کی جو رسم سبباً کو نماز میں مکروہ و حرام ہے
جانتے ہیں۔ منتخب از کتاب منزل الشہادت اشارہ سبباً شہد
میں حرام ہے مخصوص ظاہرہ و باقوال فقہا آیت یہ ہے قد افلح المؤمنون
انما ہم فی صلاتہم خاصون یعنی نجات دون لوگوں نے جو نماز میں
خشوع و سکون ارام کرتے ہیں۔

اور طحاوی نے کہا ہے کہ من انشأ دفلاً صلواتاً اشارۃ نفیم منہ فلعیدھا
یعنی جو اشارہ کرے نماز ایسا اشارہ کہ جس سے کچھ سمجھا جاوے وہ اس نماز کو
امادہ کرے اسکو دفلاً صلواتاً رواہ مسلم یعنی تم سکون کرو نماز میں۔

اشارہ سبباً خلفائے راشدین سے منقول نہیں کذا فی المحیط وغیرہ چونکہ
عدم قبول حدیث اشارہ بہت ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم
ہوتی ہیں اس کے کتب فقہا مکروہ و حرام کنندگان تویر الابصار میں
جامع الرموز لطائف الخواشی و دواچیہ تجلیات عمدة المفتی عامۃ الفتاوی
واقعات غرائب محیط خلاصہ کبریٰ سراجیہ مختار ذخیرہ
فتاویٰ عالمگیریہ و المنہار لایشر کفایہ سخ الفکار شرح سفر السعادت
غیاثہ تاتارخانیہ مفاتیح الجنان خزائن عتبارہ مفصل شرح خلاصہ
زادہ فی بزارہ فتاویٰ برہنہ ایضاح الاصلاح سبباً شرح خلاصہ
توانید اسلامیہ منظرہ سعیدہ نہستانی شرح خلاصہ فخرن اسلام بدیع
سراج المومنین شرح خلاصہ اصحاب الاعتساب فتاویٰ کافیہ مجموعہ
غانی کبریٰ مجموعہ سلطانی دقایق الروایۃ مختصر بدایہ خیر البحاری شرح صحیح بخاری
ہر چند روایات احادیث و فقہاء میں اختلاف ہے لیکن جانب عدم اشارہ
کے راجح و غالب ہے۔ خلاصہ مطلب سبباً یہ ہے کہ ظاہر المنہب و
ظاہر الروایت میں عدم اشارہ ہے اور خلاف ظاہر الروایت کے اشارہ لیکن
تحقیق یہ ہے کہ خلاف ظاہر الروایت کے باطل ہے کما فی الجملۃ الرائق اللطائف
اور جبکہ اختلاف ہو حرست کی راجح ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ حمد کثیراً کما یحب فیادیر صنی والصلوۃ والسلام

[illegible]

در جلد اول از مکتوبات کاتب بابر کاتب فیوضات خود فرموده مکتوب سه صد و
دوازدهم بمیر محمد نمان صدر ریافت در جواب اسوله که پرسید بود و از حقا
تحقیق اشارت بسیار است و آنچه مختار علماء سنی حقیقه است و در
مخبر و احادیث نبوی و در باب جواز اشارت بسیار بسیار روشن
اند و بعضی از روایات فقیه و حقیقه نیز درین باب آمده - چنانچه مولانا هم
آنرا در رساله ایراد نموده است و چون در کتب فقه حنفی نیک ملاحظه نموده
می آید معلوم میشود که روایات جواز اشارت غیر روایات اصول است و غیر
ظاهر مزب است و آنچه امام محمد شیبانی رح گفته کان رسول الله صلی الله
علیه و سلم یشیر و نضع کما یضع النبی صلی الله علیه و سلم ثم قال هذا
قولی و قول ابیحنیفه رح از روایات نادرست نه روایات اصول کما
فی الفتاوی و الفرائد فی الحیطه سهل یشیر یا صبعه السبابة
من یناله الیمتی لم یدک محمد رح هذا المسئلة فی اصل وقد اختلف
المشایخ فیه منهم من قال لا یشیر و منهم من قال یشیر و ذکر
محمد رح فی غیره و ایتیه الاصل حدیثا من النبی صلی الله علیه
و سلم انه کان یشیر ثم قال هذا قولی و قول ابیحنیفه رح

وقد قيل انه بسنة وقيل بسنتين فتر قال هذا ما ذكره الشيخ
ان الاشارة الى ما انتهى في السيراجية ويكوه ان يشير بالسبابة
في الصلوة عند قوله اشهد ان لا اله الا الله هو المختار
وفي الكيوي وعليه الفتوى لان معنى الصلوة عند علي واليك
والوقاس في الغياثية من الفتاوى ولا يشير بالسبابة عند التشهد
وهو المختار عليه الفتوى وفي جامع الرسوخ لا يشير ولا يعقد
وهو ظاهر اصول اصحابنا كما في الزاوي وعليه الفتوى
كما في المضمرات والواجب بالخلاصة وفيها من اصحابنا
سنة وفي خبر ائمة الرويات من التاخر خاتمه ثم اذا اخذ
في التشهد وانتهى الى قوله لا اله الا الله هل يشير باصبعه السبابة
من اليد اليمنى له ام لا في محمد هذه المسئلة في اصول وقد اختلف
المشايخ فيه منهم من قال لا يشير في الكبير وعليه الفتوى ومنهم
من قال لا يشير في الغياثية ولا يشير بالسبابة عند التشهد وهو المختار
برگاه روایات معتبره حرمت اشارت واقع شده باشد و بکرمیت اشارت فتوی
داده باشند و از اشارت وعقد نمی کنند آخر اظهار اصول اصحاب گویند ما نقله
را نیز که مقتضای احادیث عمل نمود جرأت در اشارت نداشتیم و بفتوی
چندین علمای مجتهدین مرتکب امر محرم و مکروه و نهی گردیم و مرتکب این امر از عین
ازد و حال خالی نیست یا آنکه علمای مجتهدین را علم احادیث معروفه بجاز اشارت
اشادت نمی آید یا آنکه عالم این احادیث میدانند اما حمل بمقتضای این احادیث
در حق این بزرگواران تجویر میکنند و می انگارند که آنها بمقتضای آرای خود برخلاف
احادیث حکم بر حرمت و کراهت کرده اند و این هر دو شق فاسد است تجویر نکنند
مگر سغیه یا معاند که آنچه در تشریح صلوة گفته است که انگشت شهادت بر
درت شهادت علمای معتدلم است اما علمای متاخرین کرده اند از آنکه چون

را فضیلت درین فکر و اندر سنیان ترک کردند از برای نفی اهمیت نسبی بر بعضی مخالف
روایات کتب معتبره است زیرا که ظاهر اصول اصحاب مذہب عدم اشارت
و عدم عقد است پس عدم اشارت سنت علمائی مآل تقدم شد و وجه ترک
نفی تمسک نکشت حسن ظن ما با این اکابر و این است که تا زمانی که دلیل حرمت
یا کراهت درین باب بر ایشان ظاهر نشده است حکم بحرست یا کراهت نکرده اند
هرگاه بعد از ذکر نسبت و استحباب اشارت گویند **هَذَا مَا ذَكَرُوهُ بِالْحَقِّ** آن
اکابر متذکره می دانند معلوم میشود که او له نیست و استحباب اشارت نزد این بزرگواران
بصحت نرسیده است بلکه خلاف آن بصحت رسیده غایبه مافی الباب
ما را باین دلیل نیست و این معنی مستلزم قدح اکابر نیست اگر کسی گوید که ما علم بخلاف
آن دلیل داریم گوئیم که علم مقلد در اثبات حل حرمت معتبر نیست درین باب
ظن مجتهد معتبر است و اولاً مجتهدین را آدین از بیعت و تکلیف گفتن بسیار
عجرات نمودن است و علم خود را بر علم این اکابر ترجیح دادن ظاهر اصول اصحاب
حنفیه را باطل ساختن در روایات معتبره مطلقاً بهر ابرهم زود است و شواذ گفتن
احادیث را این اکابر بواسطه قرب عمده و فور علم و حصول و سع و تقوی از ما
افتادگان بهتر میدانند و صحت مقیم و نسخ و عدم نسخ آنها را از ما بیشتری شناختند
البتة وجه موجه داشته باشد در ترک عمل با این احادیث و ما قاصیر فهمان اینقدر
نمی فهمیم که روایات احادیث در کیفیت اشارت و عقد اختلاف بسیار دارند و کثرت
اختلاف ایشان اضطراب و نفی اشارت پیدا کرده است از بعضی روایات
مفهوم میشود که اشارت بی عقد فرموده اند و آنچه بعقد گفته اند بعضی روایات کرده اند
که عقد پنجاه دسه بود و بعضی دیگر روایات کرده اند که عقد بیست و سه بعضی بر
قبض خضره و سفره و حلقه ایها سه واسطی اشارت بسیار روایت کرده اند
و در روایتی بجز دو صنف ایها هم بواسطی می فرمودند و در روایتی آمده که دست راست را
و دست چپ را وضع کرده و دست چپ را بر پائین راست نهاده اشارت میکردند

و روایت دیگر است دست راست بر پشت دست چپ و بر سر بر سر و ساعد بر ساعد
نهاده و اشارت میفرمودند و در بعضی روایات آمده که قبض جمیع اصابع فرموده اشارت
می کردند و از بعضی روایات معلوم میشود که از اشارت بی تحرک سبب بوده است
و بعضی دیگر اثبات تحرک نیز می نمایند و اینها در بعضی روایات واقع شده که اشارت
در وقت قرائت تشهد میفرمودند من غیر تعیین و در بعضی دیگر آمده است که اشارت در
وقت تلفظ بکلمه شهادت بوده است و در بعضی روایات عقیده بوقت دعا ساخته است
که میفرمود یا مقابله لقلب ثبت قلبی علی دنیا و چون علمائی حنفیه در بیان
اشارت اضطراب رواة دیده اند فعلی را در نماز که اشارت کردن است بخلاف
قیاس اثبات نموده که مناسبتی صلوة بر کون و وقار است و ایضا توجه اصابع بقبله تا ممکن
باشد سنت است کما قال صلی الله علیه و سلم فلیوجه من اصابعه القبلة
ما استطاع اگر گویند که کثرت اختلاف وقتی مضطرب سازد که توفیق در میان روایات
ممکن نباشد و در ما نحن فیه توفیق ممکن است زیرا که تواند بود که جمیع روایات را در اوقات
مختلفه کرده باشند گوئیم که در بسیاری از روایات لفظ کان واقع است که نیز غیر
منطقیان از ادوات کلیه است فلا یمکن التوفیق و آنچه از امام اعظم نقل است
که اگر حدیثی مخالف از قول من بیاید قول مرا ترک کنید و بر حدیث عمل نکنید
مراد از آن حدیث حدیثی است که بحضرت امام نرسیده است و بنابر عدم علم این حدیث
حکم بخلاف آن فرموده است و احادیث اشارت از آن قبیل نیست زیرا که این حدیث
مردود و احتمال عدم علم ندارد اگر گویند که علمائے حنفیه بر جواز اشارت نیز فتوی داده
اند پس مقتضای فتوایهاستعارض بهر طرف که عمل نموده آید مجوز شد - گوئیم اگر
تعارض در جواز عدم و حل حرمت واقع شود ترجیح جانب عدم جواز است و جانب
حرمت را و ایضا شیخ ابن همام در رفع یدین گفته است که احادیث رفع و عدم
رفع متعارض اند پس بالقیاس احادیث عدم رفع را ترجیح میدیم که مبنی صحت
بر کون و خشوع است که با اجماع مطلوب و مرغوب است - و الحق بن السیج

ابن الحصار انه قال وعن كثير من المشايخ عدم الاشارة وهو خلاف
 الرواية والدراسة انتهى وكيف نسب الجليل الى علماء المجتهدين
 التمسكين هناك القياس الذي هو اصل البرهان من الشرع وهو ظاهر
 المذهب ونظائر الرواية عند الكفيتة وهذا الشيخ قد ضعف
 حديث الثقاتين بالاضطراب الحاصل من كثرة الروايات انتهى و
 كتب فضيل بطلب محقق حق وبقين محقق سائل وبين اثنين بعض
 شيخ كرام انما من الله علينا فيضاقة اللهم آمين وهوذا

بسم الله الرحمن الرحيم

في فصل على سبيله الكبرية - وبعد از سلام بر جميع كانوا اهل حقيقه معلوم باو
 که درین زمان شر و شور و زاری است بسیار پیدا شده اما ایشانرا لازم است
 که بسبب خود عمل کنند کما قیل من ادعی الصبحه ولم یکن علی صلیه الا
 تمام کان الا صام خصما له یوم القیامة و ترک آن در نزد که در مذبح امام
 علیه السلام حرام است چنانچه لطف الله تعالی رحمته الله تعالی علیه صاحب
 خلاصه کبیرانی تصریح بآن نموده بقوله ولا اشارة بالسبابة کما هل یحدث
 انتهى و اخذ با برحمته الله تعالی علیه هم و محزون الاسلام در باب محرمات
 گفته چه اشارت بسیار که من و شانی دی و لی داخل امور محضیات و
 و در فوائده شریعت نیز آورده اسم بوقت و مشهود ان لا اله الا الله و کبره
 اشارت کولی بسیار به سره حرام دی که مذکور است و شافعیان و
 و فی الساتر خانیة ثم اذا اخذ فی التمشید و انتهى - الی قوله
 مشهود ان لا اله الا الله هل یثیر بالسبابة بالید المینی له
 ینذکر محمد مع هذا المسئلة فی الاصل وقد اختلف المتأخرون فی

منه من قال لا یشیرونی الکبیر علی علیه الفتوی و منهم من قال
 یشیرون کیف یصنع عند الاشارة یحیی عن فتیه الجعفری انه قال
 یعد الحنفی و البصر و یحلیق الی علی بالاجماع و یشیر بالسبابة لا یشیر
 بالسبابة عند التمشید و یحلیق الی فی الضائقة و هو المختار و علیه
 الفتوی من اشارة الروایات و لا یشیر الی قوله مشهود ان لا اله الا الله
 یشیر بالمسبح و المختار انه لا یشیر لان منی الصلوة علی سبکته
 و الوار فتاوی مشاهیر و لا یشیر بالسبابة عند قوله مشهود ان
 لا اله الا الله فی الصلوة و علیه الفتوی لا یشیر الی منی الصلوة علی سبکته
 و الوار فتاوی مشاهیر و لا یشیر بالسبابة عند قوله
 مشهود ان لا اله الا الله و هو المختار فی المخط هل یشیر باصبع السبابة
 من یدیه الیمنه لم ینذکر محکم مع هذا المسئلة فی الاصل و الصحیح
 ان الاشارة حرام فتاوی غرائب فی باب المحرمات و یحیی
 و بسیار کتب ذکر حرمت آن آورده و هم بر عدم اشارت علامت فتوی
 اگر است مثل هو الصبح و علیه الفتوی کما فی جامع الرموز
 و تنویری الا بصار و نیز در کتب متون و شرح از قدوسی و کثر و مختصر
 و فتح و مستخلص و شرح الیاس و شرح دقایق و هدایه و قاضیان آنرا آورده
 که منی صلوات بر سکون و قار است و این نقل زاید است و موید این است آنچه
 مفسرین و تفسیر قوله تعالی قد افهم المؤمنون الذین همم فی صلواتهم
 خائفون گفته اند فی تفسیر ابن عباس فرماستخون بقوله یخفون
 متواضعون لا یلتفتون بعباد الاشارة و لا یرفعون ایدیهیم فی الصلوة
 و فی المدارس بقوله اسی خائفون بالقلب ساکنون بالحواس و
 فی الخازن بعد نقل قول الامامة فی منشوع بقوله فاما خاشع فی صلوة
 لا یدان یحصل له الخشوع فی جمیع الجوارح الی ان قال

واما ما يتصلق بالجواسرج فهو ان يكون سائلا في الجمل
بقوله خاضعون بالقلب سائكون بالجواسرج فلا يفتنون بيينا
ولا شما لا وهذا امن فزول لصلوة عند الغنى الى رضى
البيان بقوله في المفراست الخشوع الضى عته واكثر ما يتصل
فيما يوجد على الجواسرج وايضا فيه في ذيل قوله تعالى وما
علمتم من الجواسرج جمع جاسر حة بمعنى كاسية قال الله تعالى
ويعلم ما جرحتم بالنهار وجواسرج الاكسان اعضاؤه التي
يكسب بها وهم مقرر است كچون شى واية شود میان سنت و بدعت
يا تلى يا عزت يا جواز و عدم جواز يا ما سوره و سنى يا فعل مقول رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا متون و شروح و محشيان يا محشيان و فتاوى يا فتاوى
در سايل يا عتد و عمن يا فتوى اكد غير اكد تزجج واده شود بدعت رابر سنت
در مست رابر حل و عدم جواز رابر جواز و سنى رابر ما سوره و قول رابر فعل و متون رابر
بر شروح رابر محشيان و محشيان رابر فتاوى و فتاوى رابر سايل و عند رابر عمن
و فتوى اكد بر غير اكد پس ازین قاعده معلوم آید كه اشادت مذهب امام عظمى
كه در متون نیست و آنچه در شرح الیاس و شرح فقایه آورده است مذهب
نیست كه بلفظ عمن آورده و آن روایست از اصحاب امام محمد بن امام محمد
بنصدد و نو و تصانیف كرده كه بجملة آن شش كتب از ظاهر روایات شمرده
اند كه مبطوط و جامعین و زیادات و سیریس است و درینها اشادت بالكل
موجود نیست و اگر در باقی تصانیف او مذکور شده روایت بر جرح است
و مفتوى را فتوى بر روایت مرجوح و قاضى را قضا جمل و خرق اجماع است چنانچه
در در مختار است و در بر نه گفته كه قاضى و مفتى آخر اند با تمال روایت مرجوح
و ايضا از ان در آخر ب است و خبسم و در نه است كه مستقا و شیو كه علامات
توینى اكد بهار انه علیه الفتوى و هو الطیخ و هو الماخوذ الفتوى و بدیفتى زیر

اینگی ازین فتوا بهاد و ذیل روایتی در آید مخالف آن اصلا و نیست خلاف و دیگر
فتوى و ما نقل عن الامام اذا صح الحدیث فمصدق بهى و اقول قولی بقول
در سوله فانه ما هو فى حق المجتهد كما فى میزان الشرحانى و التفتیة راجح
مفتى نماید كه در كتب صحاح حدیث سوائى صحیح البخاری احادیث اشادت موجودند
و این مستلزم بودن مذهب امام عظمى به نیست كه احادیث در بسیار امور در آورده
چون رفع یدین و تأمین بالجبر و قرة خلف الامام و آن مذهب امام نیست بلكه مذهب
امام شافعى است و نیز و وضع با و كفى البتة بزم مذهب خود عمل میكند و جزیه مذهب خود
حسین و عیسی است كه تعالیه قبول قول غیر بلا دلیل است و چون میان آیه و حدیث
تعارض آید متقدمه عمل بر حدیث نماید و اگر میان حدیث و جزیه فتوى تعارض در آید
عمل بر جزیه فقیه كند كه فهم متقدمه قاهر است از احادیث كذا فی الاضداد و المكتوبات
و التلویح و هیى از الشرحانى و هل على القول الفصل الا السبلا

مفتى ملا سراج
حدیث ابن طا
محمد شاه

مفتى ملا یار محمد
حدیث ابن طا
نظرسى

مفتى ملا
حدیث ابن طا
نظرسى

مفتى ملا
حدیث ابن طا
نظرسى

مفتى ملا سراج الدین
ابن ملا میر ضیاء الدین
نظرسى

مرقوم - فقیر غلام محى الدین از مكه ضلع راولپنڈى شہى

نقل سوابق و در صفحہ ۳۰ تحریر کرده ام و درین

تحفه الاخيار و در حاشیه که مواهیر جمع علماء سواد

یعنی - صوات و تیر و پشاور و کابل و بلخ بخاری شریف و سواد
که بر کتاب عقاید المسلمین سیف المومنین مسائل احکام و درین کتاب بیان
یکی از ان مسائل اشاره سبب است و آن عبارت این است فصل بیت
و دویم و لایشر بالسبابة عند قوله اشهد ان لا اله الا الله في الصلوة و عليه الفتوى
لان مبنى الصلوة على السكينة و لو قال كذا في البحر الفاتوى و اذا انتهى الى قوله
اشهد ان لا اله الا الله و لایشر بالسبابة و المختار انه لا یشر كذا في الخلاصة و علیه
الفتوى كذا في المعصنات ناقلا عن البکری و کثیر من المشایخ لا یرون الاشارة و ک
هیهات منیت الفتی كذا في التبيين انتهى كذا في فتاوى عالمگیری الخ مواهیر علماء
صوات تیر حضرت آخوند صاحب غوث الزمان و قطب لدوران علیه الرحمت
ساجزاده صاحب قاضی گوگرد صاحبزاده میر سیدی و العفزان



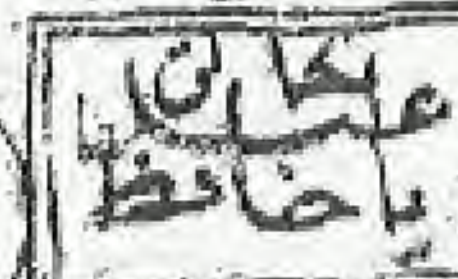
هر حافظ علی بن عبد الفتاح



میان گل صاحب کلان



میان گل صاحب خور



قاضی اللہند
شہرستان ملا

قاضی غازی

میر عبد اللہ

عبدہ محمد مینف

قاضی عبد الرحمن

ابو بکر اخوندزاده صاحب
ابجد قاضی عبید اللہ جی موضع
مینگور

ابجد قاضی صاحب دریا دل
ابجد قاضی نقیب اللہ موضع
چند خور

ابجد قاضی عبد الرحیم موضع کاشلی
ابجد قاضی سیدان شاه
موضع بیز

ابجد قاضی حسن موضع مینگور
ابجد مولوی غازی شاه
صاحبزاده موضع گالوچ
ابجد مولوی اخوندزاده موضع
قنبر

ابجد قاضی حیات خان موضع
بیز

ابجد مولوی شاهران
موضع اسلام پور

ابجد قاضی بہاوالدین موضع
ہوڈی گرام

ابجد عبد القدوس ساکن لجنہ
ابجد میان رسول شاہ ساکن
ہوڈی گرام

ابجد علی اکبر موضع گوگرد
قاضی صاحب باجور

خادم شریعت رسول اللہ
عبدہ قاضی حیات اللہ

ابجد محمد عالم پاشی
موضع ملا صاحب

مولوی حیات دزوبی جامع
العلوم صاحب شاه
موضع ملا صاحب

قاضی صاحب لکڑی

قاضی غلام

قاضی برکوت

عبدہ قاضی بٹول

میان صاحب گل گری سواد
سید شہزاد

مستقر لصف ال
قاضی نقیب اللہ

میر سید شریف

مواہیر علمای شہر
دکابل کرمان

قاضی حیات دزوبی
جامع الملک

قاضی غلام
موضع ملا صاحب

موضع ملا صاحب

صاحبزاده قاضی گوگرد
موضع ملا صاحب

موضع ملا صاحب

موضع ملا صاحب

موضع ملا صاحب

موضع ملا صاحب

۸۳
التوکل علی اللہ العزیز
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بنو میر سید الدین
۱۲ ۸۹

۸۶
بادارفتہ دوران مسلم
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بنو میر سید الدین
۱۲ ۸۹

۸۷
حکم تھا چوتھا الی قبول شد
وافوض امری الی اللہ
عبدالحکیم قاضی شرع رسول شد
۱۲ ۸۹

۸۸
شہداء الطاف خداوندی
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بنو میر سید الدین
۱۲ ۸۹

۸۹
شہداء الطاف کریم لا یشک
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بنو میر سید الدین
۱۲ ۸۹

۹۰
یا حفظ یا حفظ
اخوانہ تاملتہ ۹۵ ۱۲
ملا ابن ملا خواجہ
افزونہ صوفی خواجہ عبد الصغیر

۹۱
سواہر علمائے بنارس شریف

استحباب واجب لاطھار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے چوتھے سوالات ذیل نمبر اول کا بھی جواب دیں اور دوسرے کے لیے
لی جواب ہم سے بنیل روپیہ اقسام لیں اور اگر بتیں سوالات نمبر دوم
کے جوابات نمبر دوم و اجماع و قیاس فقہی کے صرف قرآن و حدیث
سے ثابت کر کے پیش کر سکیں تو ایجا نب فی ایست لدنی حدیث دس شرط

زر خالص کی انعام دینگے اور مثل ششتر صاحب کے وعدہ خلافی نہ کریں گے۔

سوال نمبر ۱

اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بوقت رکوع کرنے اور سر اٹھانے
کے بہتے رفع یدین کرنا کسی آیت قرآن و حدیث صحیح سے جواب دو
دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں ناف سے اوپر ہلکے سیسے
کے اوپر ہمیشہ ہاتھ باندھنا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
سوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں آمین بالہر ہمیشہ کہنا کسی
آیت قرآن و حدیث صحیح سے جواب دو چہارم حدیث قرار تہ خلف
الامام کا بعد نزول آیت اذ اتوا حرم القدر انکم کے مروی ہونا کسی
آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو پنجم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا حق تعالیٰ کا آئمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید شرعی کو منع کرنا
کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ششم کتاب و سنت
سے قیاس و اجماع کا حرام ہونا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے
جواب دو ہفتم تین طلاق دیکر بدون حلال کرنے کے عورت کا نکاح
شہر اول سے کر دینا کسی آیت قرآن و حدیث سے جواب دو۔
ہشتم آئمہ اربعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ و داؤد ظاہری و ابن حزم
و قاضی شوکانی زیدی کی تقلید کرنا کسی آیت قرآن و حدیث صحیح سے جواب دو
نہم بغیر کسی عذر شرعی کے جمع بین الصلاۃین کرنا۔ یعنی ظہر و عصر کو ایک ساتھ
دور و قرب و عشا کو ایک ساتھ پڑھنا کسی آیت قرآن و حدیث صحیح سے جواب دو
دہم احادیث صحاح کا کتب سما و رستہ میں منحصر ہونا اور ان کے دوسری
کتاب کی حدیث کو غیر مستتر سمجھنا کسی آیت قرآن اور حدیث سے جواب دو
یازدہم اس زمانہ پر مشور و معلن میں شہر شخص عامی کا قرآن و حدیث پر بلا تحقیق
عمل کرنا اور اس پر لوگوں کو حکم دینا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو

دوازہم جو حدیثیں امام اعظم کو بند شیوخ تابعین یا اصحاب رضی اللہ عنہم
اجمعین کے واسطے سے پہنچی ہوں انکو روایات رجال غیر تابعین کے ضعیف
اور محدث سبھا۔ کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو چھارم
علمائے عربین شریفین اور جو لوگ اُنکے پیرو ہوں اور کل مقلدین کو مشرک
اور بدعتی کہنا اور غیر مقلدین کو مؤید و مؤسن سمجھنا۔ کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح
سے جواب دو

سولہ نمبر

اول کسی لاندہ کے چبھے میں جو ہمارا ہوا نکلا اور اس جے میں سوراخ بھی ہے
اور اسی سے اس نے غازیہ میں پڑھی میں تو کہتے دونوں کی نمازیں پھر سے
حدیث صحیح سے ارشاد ہوا۔ کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
دوم کسی شخص نے اپنے غلاموں سے کہا ہذا اخو لہذا اس
تو لے کون کون انا دہمگا۔ کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
سوم سرسبز دھڑلے یا باطن تڑپنے لگنے کا ترجمہ کا ترجمہ کا ترجمہ کا ترجمہ
وہی یا اس میں ہو کہ میں ہوا ہے یا نہیں۔ کسی آیت قرآن اور
حدیث صحیح سے جواب دو چھارم اندرون چشم و جانب کا دھوا نقرض ہے
یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو پنجم جس کے ایک
جانب دو ماتھے سے ہوا دوین دونوں کا دھوا نقرض ہے یا ایک ہر
نفس ارشاد ہو گئی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ششم
درخل ہر دست و ناف و سوراخ بند میں پانی پہنچا غسل میں ضروری یا نہیں
کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ہفتم مجروح و بیمار و فاحشہ

میں اتنا سی خرابین سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں کوئی اور شرط منصوص
ہے کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو۔ ششم نفس الواطت سے
غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں اور ہر طرح و طہری زین جیدہ اور جماع غنی اور طہی
یہ صغیرہ غیر شہوات موجب غسل ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث
صحیح سے جواب دو نہم قزاق و غیل کا حالت جنابت میں یا حکم ہے کسی آیت
ان اور حدیث صحیح سے جواب دو دہم دباغت سے جلد خضر و دھوا نقرض بھی
کے ہو جائیگی یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو یازدہم
س قدر فضل و بعد سے یتیم جائز ہوگا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے
اب دو دوازدهم عورت صاحب نفاس کو بھی بعد از منقطع نفاس سے
وقت پر مجز یتیم جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو
س و ہفتم مقلدین و الرحلیں و مجروح الوجہ کا کیا حکم ہے بلا وضو نماز
کے یا صحیح یا یتیم کر کے کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو چھارم
بکوابانی اور سنی پاک میسر ہو وہ کیونکر نماز پڑھے کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح
سے جواب دو یازدہم عورت دم و دونوں توام پیدا ہوئے اُنکے نکاح
کی کیا صورت ہے کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو۔ شانزہم
کوئی شخص دریا یا لالاب کے پانی میں ہالچا نہ پھرے تو پانی اس کی بغیر تیار نہ
منع البولی فی المسار الی الکا کے ارشاد ہو کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح
سے جواب دو۔ ہجدهم جب آدمی مورتے سے جاگے اور ڈھکا پانی کا زمین
میں گولہ ہوا ہے اور چھوڑا کوئی برتن نہیں تو وضو اور طہارت کیونکر کرے کسی آیت
قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو ہفتم جو پانی کرکید یا گوہر کے گندوں سے
کرم کیا گیا ہو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے
جواب دو نو زدهم جو روئی کرکید یا گوہر کی پکی ہو کھانا اسکا جائز ہے یا نہیں
کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو بیستم جن کھروں اور نگوں کی سٹی
سید اور گوہر کے ساتھ گندھی گئی ہو جیسا کہ کہاوں کا دستور ہے استعمال ان قریط
کا جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو ہجدهم

حسب شرائط مذکورہ ان مسائل کے جوابات لکھنے میں اس قدر مہلت دیجاتی ہے کہ اپنے تمام برادران غیر متعلقین سے بھی خاطر خواہ مدد لیں اور جواب باصوبہ دیں ورنہ اس آدمی کے سرور میں انکو داخل کرنا پڑیگا اور بعد میں شرکاء و شریک بعد من الدین مالہ باذن بہ اللہ ترجمہ کیا آئے شریک ہیں اور جو راہ نکالی ہے انہوں نے اُسکے لئے نہیں کی جگا حکم نہیں دیا اللہ نے۔

مسئلہ اکتسوان ان غیر متعلقین کے اکثر عقاید اور اعمال اہل سنت جماعت کے بالکل مخالف ہیں کہ بعض مسائل محشر و احکام متبدل آئیں گے موجب کفر و بے مبطل نماز اور بھٹے موجب فسق و استبداد ہیں کہ تفصیل کسی موجب تطویل ہے۔

السلام
جناب فیضاب سی و شفیق سید ابو علی شاہ
بغدادی

توبہ نامہ

بعد حمار و صلوات کے میں محمد شفیع ابن نایب محمد ابراہیم صاحب مرحوم اہل سنت و جماعت کی خدمت شریف میں عرض پر واز ہوں کہ میں آج تک باوجود ضلالت میں حیران و سرگردان تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ شانہ رہا ہوں۔

غیر ذیل سے ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ ہجری روز سب سے وقت تکھر سچا رہا ہوں و جماعت توبہ کیا ہوں۔ اور داخل زمرہ اہل سنت و جماعت ہوا ہوں جو لوگ کہ معتقد تقویت الایمان کے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہے اور پی کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے کلمات کہتے ہیں کہ جو کفر ہیں کوئی شخص ایسا اعتقاد رکھے یا ایسا عقائد

رکھنے والے کو یا اس کی تائید کر نے والے کو کافر نہ سمجھے وہ مشکاف ہے اور وائبرہ اسلام سے باہر کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ضرر تھا یا کتنا تباہ یا شائد سب سے اور پی کرنا کفر ہے۔ اور اس کا فکا حجابی بھی کافر ہے چنانچہ سب سے اور پی کے کلمات جو تقویت الایمان اور انکی دوسری کتابوں میں بہت سے ہیں مگر چند عقاید جو ذیل میں تحریر ہوئے ہیں انکے کفر پر دلالت کرتے ہیں تا سب اہل سنت و جماعت کو معلوم ہو

- ۱ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے اور دونوں قدم کرسی پر رکھے ہیں
- ۲ خدا کے تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے
- ۳ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بھائی کہتے ہیں
- ۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نسبت دیتے ہیں۔
- ۵ حق تعالیٰ جیکو چاہیگا سناں شفیق بنا دیگا۔
- ۶ کروڑوں بنی دلی جن جبریل حضرت سناں دیگا۔
- ۷ حضرت حیات البقی نہیں ہیں۔
- ۸ حضرت کے روضہ مبارک کو توڑ دینا ہے
- ۹ حضرت مر کے مٹی میں مٹی ہو گئے۔
- ۱۰ حضرت کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ سنیے ہیں
- ۱۱ حضرت کی فقط زیارت سفر کر کے جانا شرک ہے
- ۱۲ حضرت کا نام نامی داسم گرامی اذ اسمین آیا تو شکریہ دینا اور آنکھ پیر رکھنے کو کہہ جانتے ہیں
- ۱۳ جشن میلاد شریف کو اور اس کھانا نیکو بد اور بدعت جانتے ہیں
- ۱۴ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرک کہتے ہیں
- ۱۵ حضرت کو ایک باد کے بھی عیب دان جانا شرک ہے
- ۱۶ حضرت کے روضہ مبارک رو برو عاجز سی ادب بجالانا اور حضور میں دور نشووع سے زیارت کرنا شرک ہے

۱۸ حضرت اور دوسرے انبیا اللہ تعالیٰ کے رو برو ذرہ ناچسکے نہ کہتے ہیں

۱۹ حضرت کو یا محمد یا رسول کریم کے کہا شرک ہے

۲۰ حضرت کے فاتحہ کا کھانا کھانا حرام ہے

۲۱ حضرت کے آثار شریف اور مونسے مبارک کی اور قدم شریف کی نقشہ

نعلین شریف کی مذمت کرتے ہیں اور بد جانتے ہیں۔

۲۲ دلائل الخیرات کے کتاب کے پڑھنے کو بد جانتے ہیں یہاں تک کہ بخدی

دلائل الخیرات کے کتب کو جلا دیا ہے

۲۳ حضرت اللہ تعالیٰ کے نور سے ہیں اور تمام عالم حضرت کے نور سے

ہیں کر کے جاننے کو بد اور شرک جانتے ہیں

۲۴ سب افعال اور اقوال آنحضرت کے محمود نہیں ہیں کر کے کہتے ہیں

۲۵ صحابہ علی الخصوص خلفاء راشدین کے فضل سے منکر ہیں

۲۶ اماموں کی جناب میں بھی بے ادبی کرتے ہیں اور بے لحاظ کہتے ہیں

علی الخصوص سلطان ایام سراج الامت ابو حنیفہ امام اعظم رحمہ علیہ

کی امانت کرتے ہیں۔

۲۷ مذاہب اربعہ کے منکر ہیں اور اپنے کو محمد ہی جانتے ہیں

۲۸ قرآن و حدیث کے معنی اپنی طبیعت سے کرتے ہیں

۲۹ اور طعن کرتے ہیں منکر ہیں اجماع اور قیاس کے

۳۰ مقلدین کو مشرک و بدعتی کہتے ہیں

۳۱ اماموں سے ایک کی تقلید نہیں کرتے بلکہ شتر بے ہمار کے

ظہور پر جلتے ہیں

۳۲ افتہ حقیقت میں اولہ ربوب سے جامع ہیں سکو مخالف جانتے ہیں

۳۳ مصوفیہ کرام کے منکر ہیں اور آنکھوں پر جانتے ہیں

۳۴ اولیاء و نیکو قبور کے زیارت کو سفر کرنا بد جانتے ہیں حالانکہ عبادت ہے

۳۵ تنہا کی ادراک اور سمجھ کے منکر ہیں

۳۶ استمداد حضرت سے یا اہل قبور سے خولہ دور ہو یا نزدیک شرک کہتے ہیں

۳۷ الہام کو خیال دل کہتے ہیں

۳۸ بس رکعت نماز تراویح کی پڑھنے کو بدعت ضلالت جانتے ہیں

۳۹ موتہ کے ثواب رسائی میں ثواب بدنی ہو یا مالی تقابین سے ہو

یا غیر یقین سے بد جانتے ہیں

ایسے اور بھی عقائد ہیں کہ جنکا اجماعی بیان غیر ممکن ہے سوائے اس کے

عملیات میں بھی بہت سے عملیات ان کے مذموم ہیں بس کوئی شخص

بدعتیہ ذکر کو رکھنا یا ایسے معتقدوں کے عقائد کو کیا پیش کیا کرے اور اس میں

توبہ کیا ہوں اور اس کے اعتقاد سے اور اس میں بھی کہا ہوں کہ ایسا عقیدہ

رکھنے بیشک کافر ہے اور وائیں اسلام سے باہر سبکا معتقد ہو دیکھو

انہیں سے ایک کا معتقد ہو دیکھو اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا فقط یہ

سند اہل سنت و جماعت کو معلوم ہونے اور اس میں دیکھو

فیک اعتقاد رکھنے اور مجھ کو دنا بیت کے نام سے مشہور کرنے کو

لکھنا ہوں اور طبع کرتا ہوں تا اس میں کوئی مجھے دنا بیت طرف شوب

نکرے اعاذنا اللہ من ذلک بکرمت اللہ و آلہ الامجاد۔

دستخط

محمد شفیع بن نایب محمد ابراہیم صاحب مرحوم ۱۰۱۰ھ

توبہ نامہ پہلے ننگو رہیں چھپا تھا لیکن اس کی ضرورت سمجھ کر جس کے

مسلمان اس گمراہی سے بچیں اور سید سے راہ راست پر آجاویں اس

سکھیں کہ میں خاکپائے خاکے دیں قاضی سراج الدین احمد واعظ

روانہ رانے۔ دوبارہ چھپ کر سنت تقیم کیا اس طرح خداوند تعالیٰ

سب مسلمانوں کو یہ نیک توفیق عطا کرے کہ وہ سب عیب یوں کی طرح اپنے

دین کے مددگار بنجاویں اور اپنے دین کی کتابیں سر زبان میں چپا کر

سنت تقیم کریں۔ اگر کوئی صاحب ان سائل میں شک کریں کہ یہ عقیدہ

ہمارا نہیں ہے تو خاموشی فرمیں بلکہ چھپا کر اس طرح مستہزہ کریں

کہ ہادیہ عقیدہ نہیں ہے اور ضرورتاً وقت میں یہی ہے کہ دل و جان سے کل اہل اسلام کو یہ جھگڑا چھوڑ کر اور اتفاق کر کے ایک دل پہنچا جائے ریت اللہ تعالیٰ کے چہرہ پر و ان کو فصل نما بخت وصالہ اگر یہ کام نہ کیا تو مسالمت کا کوئی حق نہ ادا کیا جیتے دھوت اسلام کر کے خدا کے راستہ پر نہ بولایا تو کوئی کام نہ کیا فقط

فتویٰ از علمائے پشاور حامد مصلیٰ

اعلان و اطلاع عام بنام جملہ علماء حنفی و ملکان و جمیع مسلمان شرع و دین میں
کہ فی مابین علماء عصر ہند اور کفر مستحل حرمت تھا کہ کشیدہ و خان اور اختلاف
واقع شدہ بعد از ملاحظہ کتب معتبرہ بصحت رسید کہ در بعض کتب روایات
اباحت و در بعض کراہیت و در بعض حرمت است علماء حج و اباضیل و پتہ اناری
و کمال رزی و سدوم و پتہ رز و ہشتنگ و خشتک در موضع شریف اسوٹہ بکمان عالیہ
فیض نشان ملا صاحب اسوٹہ بروز جمعہ بتاریخ ۲۹ - بریم الثانی ۱۳۰۲ ہجری حاضر آمدند
و بروز شنبہ علماء استہجات مذکورہ بوضع موصوف اتفاق کروند کہ مسر و مستحل
تھا کہ مسلمانان لکن گشتہ کار است و خازنہ برو میشود و منع نہایت و زن برد
طلاق نمی گردد از اس باعث کہ حرمت تھا کہ کشیدہ و خان و مختلف فیہ است
و حکم مختلف نہ عدم کفر مستحل است و اس عقیدہ اہل سنت و جماعت است
و ہر کہ کفر مستحل و مسر یا شریعتاً کہ کشیدہ و خانیش بدیاست از دایرہ
اہل سنت و جماعت خارج است

پشاور
۱ قاضی غلام
محی الدین

۲ خادم شرع
بنی فاضلہ

۳ العبد
حاجی غلام جیلانی
خلفہ خانہ جیلانی
چاہا (۱۰۱)

- | | | | |
|--|--------------------------------------|-------------------------------------|-----------------------------------|
| ۱ العبد
میر الدین صاحب
زادہ عمر شریف | ۲ اکبر شاہ سید بلال
مافی حقہ | ۳ العبد
آرتاب ساکن
شیر پور | ۴ قیصر غلام جیلانی
نہ خوان |
| ۵ سید محمد
ملا صاحب ادوٹا
زنہ | ۶ بن سید احمد
فضل شاہ | ۷ قاضی احمد
ساکن لکھنؤ | ۸ حمید
ساکن مرغ |
| ۹ العبد
حسب اللہ
ساکن مرغ | ۱۰ شریف از ساکن
مرغ | ۱۱ العبد
بہار ولد بن
ساکن مرغ | ۱۲ العبد
سید محمد
ساکن کھنہ |
| ۱۳ قاضی
محبوب شاہ
ساکن کھنہ | ۱۴ الدین صاحب زادہ
ساکن قاضی آباد | ۱۵ احمد شاہ
ساکن گری | ۱۶ عبد المجیب
ساکن ادینا |
| ۱۷ مولوی
فضل احمد ساکن
ہند | ۱۸ شاہ غریب
ساکن صوبالی | ۱۹ سیف اللہ
ساکن صوبالی | ۲۰ عظیم اللہ
ساکن اہلی |
| ۲۱ محمد سلیم ساکن
لاہور | ۲۲ حمید اللہ
ساکن نور | ۲۳ قاضی
مرمل ساکن
توردا | ۲۴ میر عبداللہ
ساکن توردا |

۲۰	ملا	رضوان الدین ساکن	دهوتی
۲۱	ملا	فضل محمود ساکن	دهوتی
۲۲	ملا	عبدالله جی ساکن	ریخ جانا
۲۳	ملا	غلام محمد	ساکن ملادی
۲۴	ملا	حاجی احمد	سرمندی ساکن
۲۵	ملا	فضل قادر	سید نور ساکن
۲۶	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۲۷	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۲۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۲۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۱	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۲	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۳	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۴	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۵	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۶	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۷	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۳۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۱	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۲	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۳	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۴	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۵	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۶	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۷	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۴۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۵۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری

۵۱	ملا	رحمت شاه	ساکن پشوه
۵۲	ملا	حمید الله	ساکن پشوه
۵۳	ملا	عقربان ساکن	پشوه
۵۴	ملا	محمد ساکن	سرخن آدیری
۵۵	ملا	لطیف ساکن	یار حسین
۵۶	ملا	محمد حسن ساکن	پنجی
۵۷	ملا	باغی شاه	ساکن پشوه
۵۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۵۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۱	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۲	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۳	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۴	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۵	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۶	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۷	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۶۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۱	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۲	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۳	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۴	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۵	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۶	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۷	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۷۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۱	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۲	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۳	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۴	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۵	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۶	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۷	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۸	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۸۹	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری
۹۰	ملا	عبدالله دین	ساکن تیرگری

این همه علماء کرام نظام از شهر پشاور از زبان دقت شان
جناب صاحب علیه الرحمه دماقت چنانچه چلم کش و نوازی نشیند ام مگر انجا
حکم رحمت میفرمودند ماسر

بیشتر بڑا بخت و شان حرام نیکیوں کا ہے

عاجی
تفسیر ہدایتی

بیدار رہو اللہ علیہ

نفل خط از جناب صاحب زادہ صاحب حافظ عبد الخالق زاد مرثیہ
کہ برائے شرفائے روزگار عالمیت دار سجادہ نشین جناب محبوب سبحانی
سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الدین حضرت شیخ سید سلمان افندہ
زادہ درجہ کہ درجہ شریف سکونت دارند بخت ارشاد ایں خط پر رشید ہو
افندہ شریف برائے مسکین و بیکسید استغفار ایں خط را خارج بنامیک رسالہ
سطوح رسول شد و ہمین خط بمعہ جناب ابوبکر آخوند زادہ صاحب و بدست خط ملا
صاحب پاسنی اغنی محمد عالم موجود است

عقاید حقیقیہ

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ و آلہ و اصحابہ

اجمعین

واللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کے جامع جمیع صفات کمالیہ ذاتیہ اذلیہ کا مکان
و زمان و جہت و استقرار بر عرش و امکان اتصاف بکذب و جہل و خلاف وعدہ
مستقر میرا ہے اور حلول فی لہ و اتحاد بالشی سے مقدس نافع اور ضار بالذات
سوا اس کے کوئی نہیں فاعل اور موثر حقیقی وہی ہے - حی - علیم - تدبیر پرہیزگار
سیح - بصیر - متکلم - اور افس کے صفات کمالیہ ذاتیہ کی حد و نہایت کوئی نہیں
نہیں گذشتہ ہے کہ خدا کی ذات و صفات جیسی کسی کی ذات و صفات نہیں جیسے ذاتی نزل
(۲) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول تخلیق ہیں و در کل عالم کو راہ

یہ اسلام کی کتابیں ہیں جو موجود ہیں

ہدایت کے ارشاد و فرمائے واسطے - اور بنوئے آپ کی عالم آرا و ارجح کیا ہے
ہے مخلوق جمیع اطلاق اللہ تعالیٰ کے موصوفہ جمیع صفات کمالیہ و باری تعالیٰ
جو اپنے آپ بلکہ محض عنایت اور رحمت سے سوا کے دہر پیدا اور قائم ذاتی کے
اور آپ کی صفات کمالیہ کی کوئی حد و نہایت نہیں

ہنتم مکارم اخلاق ہیں - جوامع الکلم اور مفتاح خزائن الارض آپ کو عطا ہو چکی ہیں
اور شفا عتبات الہیہ و الوجبات والا ذلک سب کچھ لکھنا ثابت سے متعلق الارض
و مغارب آپ پر روشن ہیں اور عتبات و اعمال امت کو پور رسالت مشاہد ہیں
اور اعمال امت آپ کے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں -

(۳) اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب عدل و تقیات واجب التظیم بہ
ذکر خیر کے اور کئی حال بیان کرنا مناسب نہیں -

(۴) خلاف راستہ نبوت بعد آپ کے تین سال تک رہی - اور مراتب
خفا و راستہ نبی بہ ترتیب خلاف ہیں -

(۵) اسعد کو دستجات انداد لیا اللہ حیات میں و بعد از انتقال جائز ہے مگر غیر
خدا کو شریک خدا نہ جانے -

(۶) تقلید ایک امام کی اگر کتب سے واجب ہے -

(۷) حنفی کو امام عظیم علیہ الرحمۃ کے مذہب پر چلنا واجب ہے -

(۸) ایک مسئلہ میں اگر روایت منفی ہو اپنے امام کی اور حدیث صحیح بخاری وغیرہ
کی ظاہر متخالف پیدا کرے تو حنفی کو عمل پر روایت امام عظیم علیہ الرحمۃ
واجب ہے کیونکہ روایت امام شام کی مطابق آیت و حدیث صحیح کے ہے
چنانچہ امام صاحب اور ان کے تابعین سلف صالحین جواب حدیث متخالف کا
دے چکے ہیں چنانچہ رسائل میں بھی یہاں ہوگا -

(۹) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و باقی عبد القادر جیلانی قدس سرہ و درود و تہنیت
مزاہات عالیہ سے کہنا جائز ہے اور درجہ ولایت غیر بنی درجہ نبوت بنی سے
اٹنے ہے

نہ غیر متقلدین اور باقی اہل بدعت و اسوائے روافض و خوارج و دیگر ہی انہو

سے شریک جماعت و مجالس خاصہ آئے ہو نا جائز ہے اور ایسا ہے از شویش
اپنی جماعت و مجالس خاصہ میں بطور شامل کرنا ناجائز اور لاعلمی اور بے اختیار
سے شمول اس کا یا اس کا ساتھ ہے

هذه عقائدنا ابرار و افاضیہ بن وقد مدح الله المتقين في
قوله المقلد لهم وهو صواب مستقيم وهذا العقائد صالحة بالآيات
والاحاديث واقوال الامامة الصالحين وتنتهي ايدى العقائد قد
ما تفي الخلفيات وفي الاصل هذا اشبه بطلية اصلها
ثابت وفرعها في السماء ترقى اكلها كل حين فان بقي في قلب
الناظر خطية خلاف هذه فعليه ان ينظر في الكتب
المحولة او يسمع من الناظرين فيها -

حرمه الفقيه علامہ قاسم عفی عنہ

فتویٰ علماء رامپور کا مسائل زوجہ و بیان دہلی وغیرہ کے روایں

بسم الله الرحمن الرحيم

کبریا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے فذر زہالی کہ
اگر ہم کلام میرا سنا تو ایک بکرا شیخ سدو کے نام کا ذبح کر دینا تو انا تادمہ کام شیت
بزدی سے ہو گیا اور اس شخص نے موافق اپنے کہنے کے ایک بکرہ اپنی نیت

یہ فتویٰ اسلام کی ۱۹ کتابیں ۳۸۵ تا ۳۸۷ پر بھی موجود ہے

میں شیخ سدیا امام حسین دیا غوث الاعظم کے نام ذکر کے بسم الله البکر
بکر ذبح کیا پس اس بکرہ کا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں - اور نیت تقرب
الی اللہ کو حلت و حرام میں کچھ خصلتیں ہیں یا نہیں اور وہ بکرا صا ارجل یہ
یعنی تینیں داخل ہے یا نہیں بتائیے تو حسب ذیل

الجواب

اس بکرہ کا گوشت کھانا درست ہے اسولیکہ وہ بکرہ ذبح کیا گیا ہے ساتھ نام اللہ
نے نطق و مہاذ کو سمع الله علیہ الا یہ اور دوسری آیت میں وہا لکھا کہ یا
کلوا یا ذکو سمع الله علیہ الا یہ اور نیت تقرب الی اللہ پر حلت و حرام بچہ وجہ کفو
ہیں اول یہ کہ دونوں جگہ آیتوں میں لفظ ذکر موصول یعنی رشتہ فرمایا اور جب
ذکر کا صلہ ملے کے ساتھ ہو تو معنی اس کے ذکر سانی کے ہوتے ہیں عنایہ میں
وصلتہ یعنی بدل علی ان المراد یہ الذکر باللسان تعالیٰ ذکر علیہ اذ ذکر باللسان
و دوسری یہ کہ لفظ ذکر خاص ہے موضوع واسطے معنی معلوم کے اور وہ زبان سے
کہنا ہے اور خاص اپنے مدلول میں قطعی اور واجب العمل ہوتا ہے اور محتمل معنی غیر
موضوع لہ کا نہیں ہوتا اور اس پر زیادتی اختیار احاد سے جائز نہیں چنانچہ
کتب اصول اس سے معلوم ہیں پس لفظ ذکر سے نیت مراد لینا یا اخبار احاد سے
اس پر زیادتی کر کے نیت تقرب الی اللہ پر حلت و حرام بچہ وجہ کفو
مدلول خاص اور نا جائز ہے قیصری یہ کہ اگر نیت تقرب الی اللہ پر حلت
ذبیحہ موقوف ہو تو لازم آتا ہے کہ ذبیحہ مقابون کا جو بہ نیت تجارت ذبح کرتے
ہیں اور ذبیحہ دون عوام کا جو نیت تقرب الی اللہ نہیں جانتے حرام ہو جاوے
اور اس میں حرج عظیم ہے چوتھی یہ کہ فنادی سراجہ میں ہے -

ما لکنا فی اذ ذبح باسم المیسح لا تحمل و اذ ذبح باسم اللہ و اذ ذبح باسم المیسح بکمال
اگر نیت سبتر ہوتی تو چاہے تھا کہ ذبح ثانیہ بھی حلال نہوتا اور تفسیر کبیر
میں صرح ہے اما کلفنا بالظاہر بالباطن فاذا ذبحہ باسم اللہ

وہ جب ان جیل کے سبیل بسنا الی الساطن اس سے صاف ظاہر ہوا کہ
 نیست کا اس بارہ میں کچھ اعتبار نہیں بلکہ اعتبار غرض زبان سے کہنے
 کا ہے پس اگر وقت ذبح اللہ کے نام کے ساتھ غیر اللہ کے نام داخل کرے اور لیا
 سے کہے تو حبیہ حرام ہو جاتا ہے اور اگر قبل وقت ذبح کہے یا بعد اس کے
 زبان سے بھی نہ کہے کچھ فرق نہیں رہتا ہے بلکہ لاشائیتہ ان میں کوئی فرق
 و معنی بان یقول ان التسمیۃ قبل ان یضیع الذی یجیئہ اولیاءہ و ضل اکا
 ہا من بعد الہ اوردہ بکبرہ یا ازل یہ غیر اللہ میں داخل نہیں اس واسطے کہ معنی اطلال
 کے سرف الصوت میں مراد میں ہے اطلال المعنی اذا سماع صوتہ فی التلیۃ
 و اهل بال التسمیۃ علی اللہ بجمہ و منہ قولہ تعالیٰ و ما اهل بہ لیس اللہ ای
 نودی علیہ لیس اسم اللہ و اصلہ مائع الصوتہ اور رفع الصوت عند الذبح
 بہتر ہے چنانچہ تفسیر صفیادی میں ہے و ما اهل بہ لیس اللہ ای سافح بہ صوت
 عند ذبح المذبح اور اس بکبرہ پر ربیع کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے اور یہ
 پہلے معلوم ہو چکا کہ نیت کو اس بارہ میں کچھ دخل نہیں پس وہ بکبرہ مائل بہ
 لغیر اعد میں داخل نہ ہو اور اس کی گوشت کھانا ناجائز ہو چنانچہ تفسیر احمدی میں سی
 قول کے ذیل میں ہے و من صلیا علیہ ان البقرة المسنة و دة للارسیا
 لما صلا الوسم فی زمانہا حلال طیبہ کا ہم وان کا نوا میں سار فہا لم
 لکن لہ بینہ کو عند الذبح اکالا اسم اللہ تھا اسے انہی و سولوی و سبیل صلیا
 و بلوی نے جیکو دیا بی لوگ بہت مانتے ہیں رسالہ تحقیق و بحیہ میں لکھا ہے
 اگر نذر کند پس نذر اگر گوشت واقع آن گوشت حلال است بیانش آنکہ
 مثلاً اگر شخصے نذر کند کہ اگر نکلاں حاجت من بآمد انقدر نیاز حضرت سید احمد
 کبیر میکنم و انقدر طعام نیاز ایشان مردم را بخورائے اگرچہ ورین نذر گفتگو است
 لیکن طعام حلال است اگر مشرک برائے کبوترانی کبوترے یا کبھشکے بگذا دیا چاہے
 مسلمان نام نہ لگے یا نہ لگے و چنان کہ کبوتر یا کبھشک را کھنے شکار کردہ و خورد حلال است
 و مسلمان است حال بجا یا نہیں کہ ان میں نام علی وراں نہ شدہ انتہی اخوس علم نہیں
 گیا اگر کوئی بغیر ملت و اللہ پوچھے کہ ہزار بار بکبرے جو ستیا پر چڑھائے جاتے ہیں

اور بعد اس کے قصاص بیک ذبح کر تہین اور پچھتے ہیں اور سب مسلمان
 اسکو کھاتے ہیں اگرچہ گوشت حرام ہے تو کیونکہ کھاتے ہیں اور اگر حلال ہے
 تو کیا وجہ ہے قتل کو قتل کا نتیجہ اللہ ہی مالکہ اعلم بالصواب
 مولوی محمد رفیع حسن الجواب صحیح و الجواب صحیح
 حاتم الدین شرازسی مولوی محمد عبدالحق پڑھائی
 الجواب صحیح ذاک کذا ذاک ہذا الجواب صحیح
 مولوی غلام الدین مولوی سید محمد علی مولوی سید حبیب احمد علی
 ہذا الجواب صحیح بلاریب ہذا سوال الحق و الحق بالاتباع
 مولوی سید الدین مولوی محمد تقی سید علی عینی عند
 القیت النفا من اولہا الی آخر فندی قبول من بالظن فقد شکک بیعتہ الفصل
 و کل ما فیہا صحیح و علیہ الاتفاق مولوی محمد مولوی محمد تقی الحسن
 ہذا الجواب صحیح بلاریب ہذا الفتوی صحیح عندی الجواب صحیح و الجواب صحیح
 مولوی محمد مقدور مولوی سلطان محمد مولوی عبدالحق پکڑی

اشتہار الاحکام

واضح دلائل ہو کہ اصل مقبول عند اس فتوے کا شہر مسقطی آباد عرف
 راہ پور میں مطبوع ہوا تھا چونکہ کچھ اس مسلمان و نامیہ مجیدیہ اسید و اسیت
 نے جا بجا شور و غل مچا رکھا ہے کہ ایسا مذہبی مردار ہے اور کہ نواں ایسے ذبح
 کا مرتد اور مشرک ہے لہذا اس کترین ضعف عباد اللہ ابن ثناء اللہ ساکن
 اکبر آباد نائی کی سنہی سے شیل کا کردہ حال وارد ہوئی ہے اس مسئلہ کو
 چھوڑا یا تاکہ اپنے بھائی مسلمان سنت و انجاعت و تابو کے معرکہ میں
 نہ آدین اور حلال طیب کو حرام نہ سمجھیں و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق سیدنا محمد
 خاتم الانبیاء المرسلین علیہ السلام فی الدنیا والدین و علی آلہ احمد آمین

مسئلہ تین فتنہ دینے سے تین طلاق

واقع ہو جاتی ہیں

اول مطلقہ بدین حلال کے زوج اول پر حلال نہیں ہو سکتی اور جو بلا
حلال کے نکاح اور اسکا پہلے خاوند کے ساتھ جائز کرتا ہے وہ منافق ہے
اور بہائی دو سو کو لاؤ خدا کا

یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور عوام الناس اس بلا میں پڑ گئے ہیں چل
ناوان جب عقد میں آتا ہے اور زوجہ کیساتھ کسی بات میں تکرار کرنا
ہے اور رشتہ رشتہ نسبت بچک پہنچتی ہے تو تک اکثر عورت
کو تین طلاق دیدیتا ہے۔ اور بعض جاہل زبان تین طلاق نہیں بولتے
مگر نو سبب کو کہہ دیتے ہیں کہ طلاق نام لکھنے کے نو سبب بے علم ہوتا
ہے اسکو مسئلہ کی تحقیق نہیں وہ از طرف خود طبع زود بات لکھ دیتا ہے
اور تین طلاق کہے عاتقہ حرام کر دیا ہے۔ بعد چند روز کے جب دریاں
خاوند جو رو کے صفائی ہو جاتی ہے اور اپنے کے پر نام و پشیمان ہوتے
تو از سر نو خواہان نکاح کے ہوتے ہیں جب کے عالم حنفی کے پاس جاتے
ہیں اور کاغذ طلاق نامہ کا دکھاتے ہیں تو عالم حنفی در جواب کہتا ہے
کہ اب نکاح تمہارا بدین حلال نہ کرانے کے جائز نہیں ہو سکتا تین فتنہ
جاہلیں مارے شرم کے حلال کا نام سنکر کراتے ہیں اور جانتے ہیں
کہ کوئی ملا گزہ ناشرم سند جائز کہہ دے تو ہمارا مطلب حاصل ہو جائے
جو سبب یا سبب آخری وہ کے دہائی لاندہب کے جا کر اسانقہ بنانے
ہیں اور اس سے برا کے نام لکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں نکاح
بدین حلال کے درست ہے اور دو جاہل اس محترم کردست آدمی

معتبر قرار دیتا ہے اور وہ لوگ دیہاتی بے خبر از مسائل میں ہوتے
ہیں جب فتویٰ تحریر ہی فتوے دیکھتا ہے کہ الہ بلا برگردن بلا وہ بھی نکاح
پر دیتا ہے اور وہ سرے لگ سکتے دیکھ کے ایسا معاملہ خلاف دین کے دیکھ
خیر ان ہوتے ہیں اور دور دراز سفر کر کے عداوت سے استفادہ طلب کرتے ہیں
علما اپنے اپنے نگاروں یا دوست یا میں مصروف ہوتے ہیں اور کو اتنی فرصت
کہ ہر کس لیو اسطے کتابیں احادیث کی نگاہ تفصیل و دلائل فتوے لکھ
توین اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو بقدر ضرورت مختصر جبکہ عام لوگ پورا سمجھ
نہیں سکتے اور لفظی کامل نہیں ہوتی تو مجبور ہو کر خاموش ہو جاتے ہیں یہ
معاملہ کثیر الوقوع ہے اور اس مسئلہ کی تشریح مسائل جب یہ ہیں نہیں
ملتی اور لوگ اس نکاح پڑھانے سے حرام دایمی میں مستبد ہوتے ہیں
اور اولاد حرام کی پیدا ہوتی ہے اسکا دہال برگردن دہائی فتوے دینے والے
کے ہے۔ قیامت تک جتنے حرام ہوتے رہتے سب دہال دہائی منافق
کے سر پر ہوگا۔ اس مسئلہ کی اصل حقیقت دریافت کرنے سے واضح ہوتا
ہے کہ جو لوگ تین طلاق کو ایک طلاق کہتا ہے وہ منافق ہے ایمان کے پرہ
ہے چنانچہ حدیث عبد اللہ بن عباس رضی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
قابل اس مسئلہ کا منافق ہے اور یہ بات انجمن مسانقہ کی ہے دلیل دہائیوں کی یہ ایک
حدیث ہے جبکہ مسلم وغیرہ نے حدیث طحاوی سے روایت کیا ہے کہ اباصحانے
عبداللہ بن عباس رضی کو کہا۔ آتعلما نما کانت ثلاث تحیل واحدا غن
عبداللہ بن عباس رضی و ابی بکر رضی و ثلاثا من اماءہ و عمر رضی فقال رضی عباس رضی رواہ مسلم
و الطحاوی و ابوداؤد و النسائی۔

بہلا تم جانتے ہو کہ حضرت صلیم کے ہم بدین اور صدیق اکبر رضی کے
محمد بن اور یمن سال حضرت عمر رضی کے باریک میں تین طلاق کو ایک بنایا جاتا تھا
ابن عباس نے کہا ان اسکو روایت کیا مسلم و طحاوی و ابوداؤد و نسائی نے

جواب

یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ایک سوال و جواب ہے جو بایں ابوالصہبا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واقع ہوئے حدیث نام ہے قول یا فاعل یا تقریر حضرت صلعم کا یا صحابی کا یا تابعی کا اس کلام میں ان تین باتوں سے ایک بات کا ثبوت نہیں ہوا اور شاہ حضرت صلعم کا رد فعل نہ تقریر آنحضرت صلعم اور نہ صدیق اکبر اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا۔ بلکہ حدیث شاہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جسکو طحاوی وغیرہ نے بسند حدیث کیا ہے صاف واضح و ثابت ہے کہ یہ فعل منافقوں کا تھا اور اس سوال و جواب پر ابوصہبا زمین بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس فعل کو مشوب بسوی حضرت صلعم یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما یا عمر رضی اللہ عنہما نہیں کیا گیا بلکہ ایک عیب کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہلکا ان عہدوں میں ایسی کارروائی کیجاتی تھی کہ نیا لے بھول میں جو قابل الالغستار میں اور نہ ان کا نام لیا گیا ہے مالک بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی۔ جب کسی نے ان سے دریافت کیا کہ میرے چچا نے یہی عورت کو تین طلاق دی ہیں آپ کے فرمایا کہ تیرے چچا نے خدا سے کیا ہے کی نافرمانی کی سوار تھامے نے اس کو گنگا فرمایا اور اس نے شیطان کی فرمان برداری کی سوار نے اس کے واسطے کوئی طریق خلاصی کا اس بلا سے نہیں بنایا۔ سادسی بولا کہ کوئی اس عورت کو اس حال کرتا ہے دفعایا کہ من ینحی اللہ ینحی اللہ یعنی جو کوئی خدا کے ساتھ دھوکہ کرے خدا اسکو دھوکے کی جزا دیتا ہے یہ مخالفت کا لفظ خاص واسطے منافقوں کے ہے ینحی اللہ ینحی اللہ یعنی وہ خدا کو فریب دے دھوکہ دیتے ہیں وما یخجل عدو الا انفسہم اور نہیں دھوکہ دیتے مگر اپنی جانوں کو ان منافقوں نے بھی اس اسلام میں بھی چاہا کہ حرام کاری اس دھوکے میں کریں کہ لوگوں چاہوں کو کہا کہ ایک طلاق ہے اور ایک طلاق حرام موجب حرمت کی نہیں ہوتی اس میں رجوع زبانی کافی ہو جاتا ہے اس طلاق کا اتنا حکم ہے کہ عدت میں اگر زبانی کہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اپنے پیچھے سے یا فاعل یا عدت کو ساس کرے تو رجوع ثابت ہوتی اور حاجت نکاح حرام کی نہ رہی اگر بعد از طرف نکاح کرنا چاہے تو نکاح حرام حلال کی طرف

اصل حقیقت تو یہ ہے جو بیان ہوا ہے مگر بڑے قبیح و شریح ترجمہ حسینی شرم بخاری و طحاوی کا لکھنا ضرور ہے کہ کارروائی اصحاب اکرام کی شیعہ ہو جاوے اور خلاف طریق مسلمانوں کا جو دھوکے کے جست یا کیا ہے طائیں ہو جاوے اور طحاوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما جو سوال ابوالصہبا میں ملاحظہ فرمادو سوئی ہے تین طلاق ہونا ان تین طلاق و تین کا ثبوت ہے کہ طحاوی نے اپنے ہاتھ سے سوال جواب مذکورہ ابن عباس کا بیان نہیں کیا بلکہ یہ عبارت بخیل و احتیاط کی بیان کر کے بیان کیا کہ یہ بات سننے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو جنہیں اصحاب کبار حضرت رسول کریم صلعم کے تھے منی طلب کر کے فرمایا کہ۔ ایہا الناس ند کا فت لکھ فی اسطلاق انا اذ و اللہ من یخجل انا اذ اللہ فی الطلاق انہما ایا اے لوگو ضرور ہی تمہاری خاطر طلاق میں خدا نے ڈھیل دی تحقیق جو شخص خدا کی ڈھیل کو طلاق میں جلدی کرے گا ہم اس کی جلدی کو اس پر لازم کر دیں گے یہ بات نہ کسی صحابی نے جواب نہ دیا اور نہ نکار نہ کیا سب نے تسلیم کر لیا اور سب نے تیو زمانوں کو بخوبی دیکھا تھا بلکہ یہی لوگ تھے جو ان سبیل کے برتنے والے تھے دین جدید تھا اور باتیں معمولی خانہ دار کی شہرہ منورہ علمدار آمد ہوتی تھی اگر فی الواقع یہ معاملہ صحیح ہوتا اور یہ ارشاد سرور کائنات یا خلیفہ اول یا مان جاری ہوتا تو بالفرد اور جواب اس کلام حضرت رضی اللہ عنہ کے کوئی صحابی کچھ تذکرہ کریں یا دلیل طلب کرنا پس یہ تسلیم کرنا کہ بڑی دلیل شرعی ہے بسکا نام اجمل ہے کہ پہلی کارروائی و معمول کو نسخ باطل کر دیتی ہے اس اجماع کے ثابت کر دیا کہ تین طلاق کو ایک طلاق قرار دیا کہ دلیل شرعی کی طرف مشوب نہیں تھا۔ یعنی آیت یا حدیث قولی یا فعلی یا تقریری حضرت صلعم اس بارہ میں کوئی ثابت نہیں ہوئی۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ صحابہ اکرام رضو کو طلب دینوی معلوم ہوا اور پھر مجھے عام میں چیلان یقین ہوا تو ان شریعت کا جو نام ہو جو قیامت تک دستور العمل رہے گا اس محل پر سکوت اختیار کریں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسکی تائید میں احادیث

مردیہ از ابن عباس رضی جو معمول و فتوے او کہا تھا بیان کرنی واجب ہیں۔
 امام طحاوی مالک بن حارث سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص ابن عباس رضی
 کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی ہیں
 فقال ان عمتك عصي الله فاتحه الله واطاع الشيطان
 فلم يجعل له مني جاسوا ابن عباس رضی بولے کہ تیرے چچا نے خدا کی
 نافرمانی کی سو اللہ نے اس کو گنہگار کر دیا۔ اور اس سے شیطان کی
 تابعداری کی سو اس کو اس کے نیک کام سے نہین بنایا گیا۔ پس مالک
 بن حارث نے ابن عباس رضی سے کہا کہ کیف تری فی سبیل
 نیکلام فقال من يخادع الله يخيّر الله ما يشاء
 جو یہ عورت اس پر حلال کرتا ہے ابن عباس رضی نے فرمایا جو خدا کو دھوکا
 خدا اس کو دھوکہ دینا چاہے اور محمد بن بکر کی مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی
 عورت کو قبل اس کے کہ دخول کرے تین طلاق دے پہر اس کو شوق ہوا کہ اگر
 ساتھ نکاح کرے پس وہ فتویٰ لینے لگا۔ میں اس کو سامنے لیکر ابو ہریرہ و عبد اللہ
 بن عباس رضی کے پاس لیگیا پس والنون نے کہا کہ وہ عورت
 تجسیر حلال نہیں جب تک کہ دوسرے کے ساتھ نکاح نہ کر لے۔
 وہ شخص بولا کہ میری اوس سیر ایک طلاق تھی یعنی غیر مدخولہ ایک
 طلاق کے ساتھ بائین ہو جاتی ہے۔ پس عبد اللہ بن عباس رضی
 نے فرمایا کہ تم نے اپنے ہاتھ سے دوسری دو طلاق چھوڑ دیں جو ریاض
 تھی۔ یعنی اگرچہ ایک طلاق کے ساتھ بائین ہو جاتی تھی مگر تو نے
 تین دفعہ دیدین سب واقع ہو گئیں۔ اور معاویہ بن ابی خیصاص
 کہتا ہے کہ میں عبد اللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رضی کے پاس بیٹھا تھا
 کہ محمد بن ابیاس بن بکر آیا۔ اور کہا کہ ایک آدمی اہل بادیعہ نے اپنی زوجہ
 غیر مدخولہ تین طلاق دے دی ہیں۔ سو اب تمہاری رائے کیا ہے
 عبد اللہ بن زبیر بولے کہ میں معاذ بن ہمارے قول کوئی نہیں۔ تو
 عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی کے پاس جا کر دریافت کر

ابو ہریرہ سے پاس آ کر خبر اس بات کی دے سو وہ آدمی ان کے گیا
 اور ان سے دریافت کیا سو عبد اللہ بن عباس رضی نے ابو ہریرہ رضی کو
 کہا کہ اس کو فتوے دو یہ امر مشکل پیش آیا۔ ابو ہریرہ رضی نے فرمایا کہ ایک
 طلاق اس غیر مدخولہ بائین کر دینے سے اور تین طلاق اس کو حرام کر دیتی ہیں
 مگر تک کہ دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرے۔
 احوالہ بنتیہ او الثلاث متخسما حتی تنكح من وجها غیر
 اور ایسا ہی معاملہ مسند عبد اللہ بن عباس و ابو ہریرہ و عبد اللہ بن عمر
 رضی کے سامعین سے ہے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے
 زوجہ بکر تین طلاق دے سو سب کے جواب دیا کہ وہ تجسیر حرام ہو گئی اور ابو سلمہ
 نے بھی یہی روایت کی ہے کہ ابن عباس و ابو ہریرہ رضی نے فرمایا ہے کہ جو شخص
 اپنی زوجہ کو تین طلاق دے لا یجعل له حتی تنكح من وجها غیر
 یعنی حلال نہیں اس کے واسطے ہے کہ غیر کے ساتھ نکاح کرے یعنی حلال نہ کرے
 اور سعید بن جبیر رضی کے مروی ہے کہ کسی نے ابن عباس رضی سے دریافت کیا
 کہ کہنے اپنی زوجہ کو سو طلاق دی فرمایا تین طلاق اس کو حرام کر دیتی ہیں اور سنا
 ہوئے مطلق اس کی گردن پر ہے کہ اس نے ایات الہ کو ٹھٹھ بنایا اور بجا
 کہنے میں کہ کہنی نے ابن عباس رضی کو کہا کہ کہنے اپنی زوجہ کو سو طلاق دی ہے
 ابن عباس رضی نے فرمایا کہ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور عورت تیری
 تجسیر حرام ہو گئی ہے کہ خدا کا خوف نہیں کیا تا کہ تیرے واسطے کوئی مخرج
 بناؤ من یتق الله یجعل له مخرجاً یسره فلو کون فی حذرنا سے اور اس
 واسطے کوئی مخرج بناتا ہے۔ قال الله تعالیٰ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء
 کہ تطلق من فی قبل عدلن انہ تمنا سے فرمایا ہے کہ اے نبی
 جب عورتوں کو طلاق دو تو عدل سے اول دو۔ اوسا سطر اصحاب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چنانچہ ابو داؤد و عبد اللہ سے بھی یہی
 روایت ہے کہ فرمایا اس کے حق میں مفسد طلاق اصلہ ثلاثہ
 قبل ان یدخل بها قال لا یحل له حتی تنكح من وجها غیر

کہ جو آدمی تین طلاق سے قبل از دخول فرمایا نہیں طلال واسطے اس سے حق کے نکاح کرے اور عطا میں لیا و سے مروی ہے جام رجل عبد بن عمر قلعہ عن رجل طلق امراتہ ثلاثہ قبل ان یسہا یعنی کوئی آدمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ کسی نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دی ہے میں تمہیں ساس کے نیچے دخول کے عطا کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ طلاق بجز کی ایک ہے سو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو قصہ خوان ہے کیونکہ طلاق واحد عورت پر دخول کو بائن کر دیتے ہیں اور تین حرام کر دیتی ہیں تاکہ دوسرے سے نکاح نہ کرے اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لا تحل حتی تنکح زوجہ وغیرہ یعنی بدون نکاح کرنے کے بجز کے ساتھ طلال نہیں ہوتی اور انس سے یہ بھی مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پاس کسی کو لاتے تھے کہ اس نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہوں اور حج طہرہ اس کی پشت کو درود دیتے تھے یعنی درے مارتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے سوال اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جب طلاق عدت میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے اور وہ عقد جائز نہیں اور بغیر طلاق دینے کے وہ شخص عورت سے جدا ہو جاوے کیونکہ وہ عقد بغیر واقع ہے کہ ناجائز وقت میں یہ نکاح ہوا۔ اس طرح جب طلاق بے عمل دیوے تو وہ طلاق بھی واقع ہونی چاہئے الجواب بات یہی ہے کہ دخول در عقد اسے طور پر چاہئے جب طلاق امر شامہ کا ہے اور یہ دخول مشروط بشرط کا ہے مگر خراج ابن مسعود سے مشروط بشرط نہیں ہے چنانچہ نماز میں داخل ہونا مشروط بشرط کی ہے کہ سوا کے بکھر کے اور طہارت پانچاٹ ہدفی و طہارت ہدف کے ناجائز ہے اور خروج از کار بلفظ سلام واجب ہے کہ جو طہارت بلا بکھر نماز داخل ہو جائے تو وہ دخول غیر مستبر ہے لیکن جب نماز میں داخل ہو جاوے تو کہا نا کھانے یا پانی

پینے یا کلام کرنے یا اور کام کرنے یا اور کام منافع صلوة کے نماز سے خارج ہو جاتا ہے اور اس فعل ناجائز سے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی نکاح میں داخل ہونا مشروط بشرط کی ہے سوائے ان شرطہ ایط کے داخل نہیں ہو سکتا مگر خروج از نکاح کا ہے بطریق مشروع ہوتا ہے جیسا کہ ایک طلاق بجز میں دیوے اور گناہے طریق نامشروع سے ہوتا ہے جیسا کہ تین بکھارگی ویدیو سے یا حیض میں طلاق دیکھو اس میں طلاق واقع ہو گئی مگر گناہ گار ہو جاوے گا۔ یہ مذہب امام ہام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام طریح کا ہے یہ خلاصہ ترجمہ کیدانی اثر طہارہ دی کا ہے اور بخاری میں ایک باب منقذ کیا ہے۔ اباب بن ارجاس طلاق اسلامت لقولہ تعالیٰ الطلاق مرنان مساک بمعروف و قشر یح یا حسان۔ یہ بان و ہر بان اس شخص کے کہ جس نے تین طلاق جائز رکھا ہے بدلیل قول حق تعالیٰ کہ طلاق دو بار ہی بے پاس رکھے یا چھوڑ دے۔ حینی شارح بخاری کہتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے سو طادس و محمد بن اسحاق و مجاہد بن ارطا و حنفی و ابن سقائل و طاہر یہ کہتے ہیں کہ تین جگہ طلاق دینے سے ایک واقع ہوتی ہے اور دلیل اس کی ایک حدیث ہے کہ جب کو مسلم اور طحاوی و ابو داؤد و تائی نے روایت کیا ہے کہ ابو الصبار نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہلما تم جانتے ہو کہ تین طلاق حضرت صلح کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور تین سال خلافت رضی اللہ عنہ میں ایک جاتا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ناں اور بعض کا قول ہے کہ تین طلاق دینے سے ایک ہی نہیں پڑتی اور مذہب جمہور علماء انہیں وقع تا بدین کا یہ ہے کہ تین جگہ پھر سے تیوں واقع ہو جاتی ہیں سمجھاؤ ان علماء کے واہ و اصحاب احمد و اسحاق ابو داؤد و ابو عبیدہ اور کثیر علماء ان لیکن تین طلاق جگہ دینے والے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اور سب نے کہا ہے کہ جو شخص اس مذہب

جمہور کے برخلاف ہے و دشا ذی اور مخالف اہل سنت کا اس حدیث
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہل بدعت و غیر معتبر آدمی متعلق
ہو دے میں جبکہ کچھ اعتبار نہیں اور وہ قابل التفات میں کیونکہ
وہ لوگ جدا تین سنت و جماعت سے جماعت کا اتفاق و اجماع نہیں
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر نامکس ہے اور امام طحاوی نے جو
شافی دیا ہے (جبکہ خلاصہ مذکور ہو چکا ہے) جب حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے حضور میں انکا وقوع ثلاث کا کسی نے نہیں کیا تو اجماع
اور اجماع عند بعض المشائخ ناسخ قرار دیا ہے کہ اجماع موجب
علم القاین کا ہونا ہے مثل نص صریح کے اور اجماع ایسی صحت
قوی ہے کہ حدیث مشہور سے اقوی ہے جب کہ حدیث مشہور
کے ساتھ نسخ جائز ہے کہ زیادتی برکت حدیث مشہور جائز
جائز ہے تو جواز نسخ باجماع اسے رایق ہے اور فقیر کہتا ہے کہ
اس تطویل کی حاجت نہیں کیونکہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی دراصل
حدیث ہے نہیں بلکہ وہ باہم ابو ضہبہ و ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک
امر کا مکمل سوال و جواب کے طور پر واقع ہوا کہ وہ دریافت کرتا
تھے کہ حضرت کے عہد صدیق کہ عہد دین سال خلافت حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے تین طلاق معا کو ایک بنایا جاتا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا
نسخ کی بحث نزع ثبوت آیت یا حدیث کی ہے آیت یہ ہے یا
ایہا النبی اذا طلقتم من فطلقن بعد فتن یعنی اے
نبی کریم جب تم ارادہ طلاق کا کرو تو عدت سے پہلے کرو۔ اس آیت
سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حیض میں طلاق مذکور کیونکہ حیض
حائل ہے ماہین عدت و طلاق کے عدت ظہر سے شروع ہوتی
ہے عند الامناف اور حیض کا مل سے عند الواقع ہے۔ یہ بات تو
آیت سے کسی طرح ظاہر نہیں ہوتی کہ ایک طلاق و دوا تین اگر
جانب ہوتی تو الطلاق سرتان دوسری آیت میں اس کی مخالف ہے

کیونکہ جب طلاق معا واقع ہو جاتی ہے تو عدت مامورہ مستورہ ہوتی۔
پس معلوم ہوا کہ وحدت طلاق بالکل مفہوم آیت بلکہ الطلاق صرف اور
مراد طلاق جودہ ہے اور سلام ہے جب وہ طلاق معا واقع ہو گئیں تو تین
بھی ایسی ہی واقع ہو جاتی ہیں آیت سے ماہیت طلاق فی الحقیقہ کی
مفہوم ہے سو وہ طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے کہ طلاق دینے والا آئم ہو دے
حبیب اکرم اللہ علیہ و آلہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس بات پر شاہد عادل ہے کہ عبد اللہ
نے اپنی زوجہ حیض میں طلاق دی تھی سو حضرت مسلم نے فرمایا کہ تم جو عرض کرو
اور طلاق دینی ہو تو طہر غیر بدخول میں دینا۔ اس کے بھی واضح ہوا
کہ طلاق امر الہی اگر اطلاق دیوے تو واقع ہو گئی اور مطلق آئم ہوا۔ غرض
یہ ہے کہ طلاق بہر کیف واقع ہو جاتی ہے خون حیض میں ہو خواہ تین جگہوں
اس خلاف کا تحریر ہے کہ مطلق آئم ہو جاوے۔ بحیثی کہتا ہے کہ وہ استدلال
و وقوع طلاق ثلاثہ از قول اللہ تعالیٰ الطلاق مرناں یہ ہے کہ جب اجماع
و طلاق جائز ہوا تو اجماع ثلاثہ کا جائز ہوا مگر حسن اس استدلال
سے یہ استدلال ہے کہ او تشہیح باحسان عام ہے شامل
تطبیق ثلاثہ معا کو۔ اور اس ابی حاتم نے بلا سند ابو زین سے
روایت کیا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رفاہاک بجوف ادشہ یح با احسان) یہی
طلاق کہاں گئی حضرت مسلم نے فرمایا تشریح با احسان۔ دس حدیث
کی سند صحیح ہے لیکن سرکل ہے رفیق کہتا ہے کہ برسل من الحنفیہ
موجب عمل ہے) اور ابن مرددیه نے بھی اس حدیث کو مرسل
بیان کیا ہے اور بخاری میں ہے کہ امراة رفاہ فرطی حضرت مسلم کی خدمت
میں آنکھوں میں کر کے لگی۔ کہ یا رسول اللہ خدا نے مجھے طلاق بات دی
ہے اور میں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی کیا ہے

اور وہ سست ہے بغل پر یہ کے حضرت صاحب نے فرمایا کہ تو ارادہ کرتی ہے کہ اقامہ کے پاس جاوے یہ نہیں ہوگا حتیٰ کہ دوسرا ذائقہ سے دور تو اسکا ہے بخاری اس حدیث اسی عرض سے لایا ہے کہ اقامہ نے اسکو حقیقہ طلاق معاوی نہیں اور اس عورت کا نام بتیثیت و سبب تھا۔ عن کتا ہے کہ طبرانی نے بھی اوسط میں حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ تھیفہ سبب دار عن کی زوجہ تھی اس نے اسکو طلاق دی تھی اور رفاع میں رفاع کیساتھ اسکا نکاح ہوا تھا اور اس نے حضرت صلح سے حضرت صلح نے وہی جواب دیا کہ پہلے گزند

فصل اب یہ بھی معلوم کرنا واجب ہے کہ قرآن شریف میں جبکہ نور نکاح کا آیا ہے براہ اس سے عقد نکاح ہے اور سوا کے اس آیت کریمہ کے۔ حتیٰ تک زوجہ وغیرہ کہ بیان مراد از نکاح ظہور ہے جیسا کہ میں اسکا بیان مفصل ہے۔ بدلیل حدیث اعمیاء کے۔ یعنی لکھتا ہے کہ یہ سند لال منقول ہے کیونکہ اسناد و نقل کا اس آیت میں طرف عورت کے ہے اور عورت واطی نہیں واطی مرد ہوتا ہے نہ عورت بلکہ مراد از نکاح عقد ہے اور واطی کا ثبوت بجز شہد ہے خبر مشہور کے ساتھ زیادتی جائز ہے حلال بین واطی کر کے زوج مان کی شرط ہے سبب کا اتفاق ہے صرف سعد بن سبب کا خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ عقد صحیح تحلیل کیوں کافی ہے سعد بن سبب کے ساتھ سوائے طایفہ خارج کے کوئی منق نہیں اور ابی الرجا و مختار بن محمود زائد ہی نے اس کتاب فقہیہ میں لکھا ہے کہ سعد بن سبب اپنے مذہب سے رجوع کر گیا تھا اب کوئی قاضی حکم مذہب سبب سے نہیں کرے تو قضا کی غیر نافذ ہے اگر کوئی فتوے دیوے تو اس پر قسیر جاری کیجاو

رفت اکثر لاند ہونکا قول ہے کہ تحلیل میں واطی شرط نہیں ہے کے زوج اول پر نکاح جائز رہا ہے میں یاد ہے کہ یہ لوگ تاویل فقہیہ ہیں۔

فصل ما بین عمامہ کے اختلاف کہ نکاح مان جن کو لاند کہتے ہیں کس طور پر جائز ہوتا ہے اور کس طور پر ناجائز۔ امام مالک رحمہ اللہ سے کہ نکاح صحیح نہ ہے جو بر غنبت ہو اور جو قصہ تحلیل کرے وہ ناست ہے اور جان کو علم تحلیل کا ہووے یا نہ ہووے اور قبل از دخول یا بعد از دخول نسخ کر دیوے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ امام داؤد شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ نکاح صحیح ہے خواہ نکاح پر قائم رہے یا نہ رہے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ اگر عقد نکاح میں تحلیل کی اور عمامہ کی سبب طارے تو ناجائز ہے اگر شرط کرے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اگر زوج مان نیت تحلیل کی برائے زوج اول کرے تو نکاح غیر صحیح ہے یہی قول ابو یوسف و امام محمد رحمہ اللہ کا ہے اور حسن بن زیاد امام زعفران رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر زوج مان انفس بقصد میں شرط تحلیل کی برائے زوج اول کرے تو یہی نکاح صحیح ہے اور عورت زوج ناحق کی بلا واطی حلال نہیں اور خلوت صحیح بھی نام مقام واطی کی نہیں

مسوئل یہ حدیث لعن اللہ المحلل لخلل حضرت صلح نے فرمایا ہے کہ حلالہ نکالنے والے اور حلی خاتم حلالہ نکال گیا۔ دو نون پر خدا کی لعنت ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ حدیث حدیث حسن سے اور احمد نے اپنے در میں اور ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے عمارت سے اور عمارت نے

ایسا سید فرما رہے ہیں سو حضرت عمرؓ نے اس شخص کو حکم دیا
کہ وہ جی جا کر انکو میرے پاس لاؤ تا کہ تو ہی اس پر شہادت دے
پس وہ جا کر انکو بلالایا اور حضرت عمرؓ کی مجلس میں بہت اصحاب
حضورؐ کے تھے اور انہیں حضرت علیؓ و سہاؤ بن جہل و مہدی
حضرت عمرؓ نے زید بن ثابتؓ سے روایت فرمایا کہ تو اپنے فضل
کا دشمن نہ ہو گون کو ایسا فتوے دیتا ہے پس زیدؓ نے
کہ بخدا میں نے اپنی طرف سے ایجا و نہیں کیا اپنے علامہ و حجاب
یعنی رفاعہ بن رافع و ابویوب انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا ہے
پس حضرت عمرؓ نے انہیں مجلس والوں کو خطاب کیا کہ تم اس میں
کیا کہتے ہو پس انہی نے اختلاف کیا حضرت عمرؓ نے فرمایا
عبداللہ میں سوائے اتھارہ کس کے دریافت کروں حالانکہ تم اس
پر اختیار لوگ ہو پس حضرت علیؓ کو رحمہ اللہ وجہ نے فرمایا کہ ازواج
مشہرات بنی کریم صلح کی لکھنوی بھیج کہ سید دریافت کر دیونکہ
جو بات اس مسئلہ ہوگی انکو معلوم ہوگی پس حضرت عمرؓ نے
حضرت حفصہؓ سے پاس سے یہ مسئلہ دریافت فرمایا انہوں نے جواب
دیا کہ مجھے معلوم نہیں ہے حضرت علیؓ نے عیث بن مسعودؓ سے
میں آدمی بھیج کہ دریافت فرماتا ہے حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ
اذا جاء سرا الحمان احمان فقل وجب القتل یعنی جب
خاتن خاتن سے تجاوز کرے تو غلطی عرض ہو جاتا ہے ت حضرت
امیر المومنینؓ نے فرمایا کہ اعداء فعلہ فقل لہم فقتل
الا حمان نکالاء یعنی جس شخص کو دال معلوم ہوا کہ اس نے
ایسا کیا ہے میں اسکو عبرت کروں گا۔ دوسری روایت میں
ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے زید بن ثابتؓ سے روایت فرمایا تو

انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اعمام سے سنا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے
کوئی کون اعمام سے انہوں نے کہا کہ ابی بن کعبہ و ابویوب
رفاعہ بن رافعؓ ہیں حضرت عمرؓ سے روایت فرمایا کہ سید بن رافعؓ
کہ یہ یہ ہوا کہ کیا کہنا ہے عیث بن رافعؓ نے کہا کہ ہم حضرت عمرؓ سے
عمرؓ میں ایسا کرتے تھے ہر غسل نہیں کرتے تھے حضرت عمرؓ نے
فرمایا یہاں سے حضرت عمرؓ سے روایت کیا تھا عیث بن رافعؓ نے
کیا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کو میرے پاس بلا کر اس
لوگ جمع ہو کر شفق ہوئے۔ انار لایکون الامن اخباریہ
پانی پانی سے ہی ہوتا ہے۔ یعنی غسل انزال سے ہوتا ہے مگر حضرت
علیؓ و سہاؤ بن جہلؓ نے فرمایا ہے کہ اذا جاء سرا الحمان احمان
فقل واجب الغسل۔ جب خاتن خاتن سے گذرے تو غسل کر
ہو جاتا ہے حضرت علیؓ کو رحمہ اللہ وجہ نے فرمایا کہ یہ بات از روایت
مشہرات سے معلوم ہو گی سو حضرت حفصہؓ نے دریافت کیا
تو انہوں نے لکھی بیان کی پس حضرت عیث بن مسعودؓ سے
دریافت فرمایا تو اپنے فرمایا کہ اذا جاء سرا الحمان احمان فقل
الاعمال ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ کوئی ایسا
کرتا ہے اور غسل نہیں کرتا تو اسکو بہت سخت عقوبت کروں گا اور
روایات ہی درج ہیں مختصر لکھا گیا ہے عرض اس بیان
سے یہ ہے کہ یہ امر راجح میں اصحابہ کرام تھا لیکن بے اصل
تھا حدیث نبویؐ اس میں نہیں تھی۔ ایسا ہی تین اطلاق کا مسئلہ
راجح ہیں اعمام اس وقت ہوا ہے لیکن حکم نبویؐ نہیں ہوا ہے
اگر حکم نبویؐ ہوتا تو کوئی صحابی حضرت عمرؓ کی حضورؐ میں ذکر نہ اور
عذر پیش نہ کرتا ہے۔

یہ مسئلہ اس واسطے بیان ہوا کہ عوام کو عبرت ہو اور اس حرکت سے باز آویں کہ تین طلاق و نعت دین چاروں مذہب میں گناہ ہے اور عورت بدون طلاق کے شوہر اول کے پاس نہیں آ سکتی اگر وہابیوں کے مسد پر چلے گا تو دوزخ کا کسبہ بنے گا اور اولاد حرام ہوگی سوا ذلک ثم آمین

فاتح خوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی کبارہ الذین اصطفیٰ ابوبکر پس یہ مسئلہ اہل سنت و جماعت کا کثیر الوقوع تھا۔ اور عوام الناس دیہات و قریات میں مخالفین کو کتھا ہیں احادیث کی تردید کئے تھے۔ اور اکثر لوگ ظاہر اقول مستتر سے لا جواب ہو کر محتاج کتاب تحریر ہوتا ہے کہ ہوتے۔ لہذا اس محترم العباد نے جس نے اللہ و رسول و سرخاۃ لارواح المومنین و اولیاء اللہ یہ مسئلہ بحوالہ کتب لکھا خدا کے کرم قبول فرماوے۔

سوال صدقات مالی جیسے طعام و شیرینی پھل و پھول اور عبادت بنی جیسے کلید و درود اور ادا و اذکار و نماز و روزہ ختم قرآن شریف اٹکا ثواب ہوتے کو پہونچتا ہے یا نہیں

جواب صدقات مالی کا ثواب پہونچتا ہے اور مستتر اس کے منکرین اور عبادات بدنی کا ثواب بھی پہونچتا ہے شافعیہ اور مالکیہ

اس کے منکرین حنفیہ کرام کے نزدیک جمع صدقات و عبادت کا ثواب ہوتے کو پہونچتا ہے وار قطنی میں ہے کہ ان وجہا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان لی ابوان ابویہما حال حیوئہما فیکف لی بہو صما بعد موتہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابی ابی بعد الابن یقبل لہما مع صلواتک وان تصوم لہما مع صیامتک۔ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلوٰۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا اب بعد وفات کے سلوک بعد سلوک کے یہ ہے کہ تم اپنے نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھا کرو اور اپنے روزے کے ساتھ ان کے لئے روزہ رکھا کرو اور نیت وار قطنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ان ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مر علی المقابر فقرأ قل ھو اللہ احد احد عشرہ ثم ذهب احبوا لہم لاسموات اعطی من الا اجر بعد و لا موات یعنی جو قبرستان کے پاس گزرے اور قل شریف گیارہ دفعہ پڑھے اس کا ثواب ہوتے کو بیشیگا اس قدر اس کو ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جائیگا اور حضرت افس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ انا نتصدق عن موتانا ربیع عنہم و قد عولیم نعل یصل ذالک الیہم فقال نعم انہ یصل الیہم و یصل احول بہ کما یصل ح احدکم بالبطی الخ اھک الیہ رواہ ابو حفص البکری۔ ہم اپنے سوتے کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں اور ان کی طرف سے ہم گرمے میں

اور اُنکے لئے دعا مانگے ہیں کیا یہ اُنکو پہنچتا ہے اپنے فرمایا کہ ہاں
 یہ پہنچتا ہے اور وہی اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ
 کسے پاس ایک طشت تھوڑے تھوڑے تحائف کا پیش کیا جاوے تو وہ خوش
 ہوتا ہے۔ اور ابو داؤد میں منقول ابن سیرین سے مروی ہے
 کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اٰلہٖ وَاٰلہٖ سَلَامٌ
 دِلّی ہے۔ یعنی تم اپنے سوتا پر سورۃ میل پڑھا کرو اور اجماع مسلمان
 حرمین شریفین میں سے چلا آتا ہے کہ سب اہل اسلام صالحین
 جمع ہو کر قرآن شریف پڑھتے ہیں اور ثواب اس کا سوتے کو بخش
 دیتے ہیں اور مستزاد کی دلیل یہ ہے وَاَنْ لِّیْهِ لَآ اَنَاف
 اَلَا مَاسِیٰ اَلَا یَہِیْئِیْ اَدْمٰی کے واسطے وہی ہے جو کچھ اُس نے
 خود کوشش کی۔ مستزاد کا قول ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا
 کہ بجز اپنے کوشش کے دوسری کوشش کچھ مفید نہیں جیتے
 کرام اُنکی اس دلیل کے آٹھ جواب دیتے ہیں۔

اول عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے کہ یہ آیت مذکور اس
 آیت کے ساتھ منورخ ہے وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَتِلْكَ اٰیٰتُہٗمْ
 تَبِیْہِمْ بِاٰیٰتِہٖمُ الْخٰفِیَّہٗمْ مَّا اَشَہَدُوْا مِنْ عَمَلِہُمْ فِیْہِمْ شَیْءٌ
 یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُنکی اولاد ایمان میں اُنکے تابع
 ہوئی تو ہم اُنکو اُنکے ساتھ ملا دیں گے اور اُنکے عملوں سے کچھ
 نقصان نہ ہوئے و وہم یہ کہ آیت بدل کا مضمون حضرت ابراہیم
 و موسیٰ کی امت کے ساتھ مختص ہے یعنی صحف ابراہیم و موسیٰ
 علیہم السلام میں یہ ہے کہ ان کا تدریس و تفسیر و تفسیر و تفسیر
 وَاَنْ لِّیْهِ لَآ اَنَاف اَلَا مَاسِیٰ یعنی اہم ماضیہ کیواسطے یہ حکم
 تھا کہ ہر ایک شخص اپنی اعمال کا پابند و مقید ہے ترجمہ کوئی شخص

دوسرے کا بوجھ نہ کھائیوا لانا نہیں۔ اور آدمی کے واسطے بجز اپنی
 سعی کے کچھ نہیں آتا اس امت مرحومہ کیواسطے اپنے اپنے اعمال
 بھی ہیں اور دوسروں کے اعمال کا ثواب بھی پہنچتا ہے سو ہم یہ
 بن انسان نے کہا کہ آیت اول میں مردار انسان کا ذبح کرکے کافر
 کو دوسرے کا عمل کچھ مفید نہیں ہوتا بخلاف مومن کے کہ دوسری
 اعمال اُسکو مفید ہوتے ہیں تہا ہم اس آیت میں بیان
 طریق عدل کا ہے اور دوسروں کے اعمال کا ثواب بطریق فضل
 کے پہنچتا ہے پھر ابو بکر و راق نے فرمایا کہ ماسی کے معنی مانوسی کے
 ہیں۔ یعنی سوسن کو اپنی مینت کے مطابق جزا ملتی ہے حدیث
 شریف میں وارد ہے کہ اَنَحَاکَ صَوْفَ مَآنُوْیَ یٰمِیْنِ اَدْمٰی کے
 واسطے وہی ہے جو کچھ اُس نے مینت کی ہے ششم ابوباق
 ثعب نے کہا ہے کہ لیس لانا انسان اَلَا مَاسِیٰ کے یہ سبب ہیں
 کہ کافر کو دنیا میں اُسکے اعمال کی جزا ملتی جاتی ہے اور عقیب میں
 اُس کے لئے کچھ نہیں رہتا ششم یہ کہ لام لانا انسان
 میں بمعنی علی ہے جیسا کہ اَنَا اَتَمُّ فَلَحَاکَ لَہُمْ اَللَّغۃُ مِیْنِ
 یعنی آدمی پر دوسرے کے گناہ کا عذاب نہیں ہوتا ششم یہ کہ
 لیس لانا انسان اَلَا مَاسِیٰ کے معنی ہیں کہ اسباب اعمال کے بہت
 ہیں گا ہے انسان خود عمل کرتا ہے اور گاہی سبب اعمال کے
 سعی کرتا ہے یعنی بیٹا اور دوست بناتا ہے کہ اس سبب دے لوگ
 اس کے لئے عمل کرتے ہیں اور گاہی خدمت دین و اولاد
 مندگان خدا کے کرتا ہے کہ اس سبب دے شوقِ ذاب اُنکے اعمال
 کا ہوتا ہے یہ سب کچھ ابن جوزی نے بیان کیا ہے اور حدیث شریف
 میں وارد ہے کہ حضرت مسلم و کثیر و عیسیٰ نے فرمائی تھیں

ایک اپنی طرف سے دوسرے میں است کی طرف سے اس حد
 کہ ایک جماعت میں یہ کرام نے روایت کیا ہے اس سے ثابت
 ہے کہ ثواب صدقات کا دوسرے مومن کو بخشنا خواہ وہ مردہ ہو
 خواہ زندہ مسنون ہے اور محمد بن عبادہ سے مروی ہے کہ
 قال رسول الله ان امر سعد ماتت فاحي الصدقة فقال
 فقال لما فخصي بنو افعال هذا كما مر سعد سارا كا الجوا
 یعنی اس نے حضرت صلیم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ہا
 فوت ہو گئی ہے اب کون صدقہ ا کے لئے افضل ہے آپ نے
 فرمایا کہ پانی۔ پس اُسے کھوان کہو و اگر کہا کہ یہ کھوان ام سعد
 کے لئے ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ طعام وغیرہ ساتھ
 رکھ کر اگر کھا جاوے کہ یہ فلا نے سوتے کیواسلے ہے تو جائز ہے اور
 اس میں اتباع اصحاب کرام کا ہے اور حدیث شریف میں وار د
 الذی جاء بید البلاء والصدقة لطیف غضب اللوب یعنی
 دعا بلا کو روکتی ہے اور صدقہ خدا کی غضب کو فرو کرتا ہے اور نیز
 وار د ہے کہ عالم دش گرد کے گائے کے پاس سے گزرتے ہیں تو
 اللہ تعالیٰ اس گائے کے قبرستان کا عذاب چالیس دن
 تک معاف کر دیتا ہے

سوال دعائیں دو ٹاٹھ اٹھانے کیسے ہیں

جواب مسنون ہے جیسا کہ مالک بن یسار سے مروی ہے
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم الله
 فاستلو بنظرون انكم ولا تسلكوا بنظرون انكم ولا تسلكوا
 ابن عباس من مضى قال سلوا الله بنظرون انكم ولا تسلكوا
 لولا بنظرون ها فاذا فرغتم فاستلموا بها وجوهكم مرداه

الوداد کہا فرمایا رسول خدا صلیم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے
 سوال کیا کرو تو اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ سوال کیا کرو۔ اور ہاتھوں
 کے پیچھے سے سوال کیا کرو پس جب تم دعا سے فارغ ہو
 تو ٹاٹھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔ اور ابن عباس کے روایت میں
 ہے کہ حضرت نے فرمایا تم اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے
 سوال کرو اور ٹاٹھوں کی پشت سے سوال کرو پس جب
 تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ سو نہہ پر ملا کر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 سے کہ حضرت صلیم جب دعائیں ٹاٹھ اٹھاتے تو بغیر چہرہ پر ہاتھ
 کے نیچے نہ کرتے تھے عن عمر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم اذا سأل فی یسئال الدعا لم یخصمها حتی یمسح
 بجمہا وجہ سواہ الذی یذنی او یسلمان سے مروی ہے کہ
 فرمایا حضرت رسول خدا صلیم نے کہ تمہارا رب بڑا حیا دار اور کریم
 ہے اپنے بندہ کو بہت حیا کرتا ہے جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ
 اٹھتا ہے تو انکو خالی رو کرے و من سلمان رضی اللہ عنہ
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربکم حی یم
 یستخی من عبده اذا سأل فی یذنی ان یجد ما یفعل سواہ
 الترمذی وابو احمد والبیہقی فی الدعوات لکیر اور نیز
 انس بن مالک اور ہیل بن عبد اللہ اور سائب بن یزید
 عن یزید اور حکم عن ابن عباس سے مرویات میں کہ حضرت
 صلیم دعائیں دو ٹاٹھ اٹھاتے اور بعد فراغ کے چہرہ
 پر ملتے تھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر دعائیں
 ہاتھ سینے سے بلند کرنے کی بات ہو کہ حضرت صلیم ہر دعائیں
 ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ گاہے گاہے سینے سے بلند کرتے

اور گاہے سینہ کے برابر کھتے تھے۔ جیسا کہ دعائی استقامی میں
 بہت بلند کرتے تھے اور ہاتھوں کے پشت اوپر کو کرتے تھے وہ
 باقی دعاؤں میں ہاتھ سینہ کے برابر کھتے تھے اور پتھلیوں کو اوپر
 رکھتے۔ الغرض فاتح خوانی و ختم قرآن شریف و ایصال ثواب
 صدقات و مذکور کی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے جیسا کہ اہل اسلام
 میں مروج ہے یہ سب ممنون ہے اور ایصال ثواب کا بھی حال
 ہوتا ہے کیا اللہ اسکا ثواب نلانی نلانی روح کو پہونچا اور وہ بویہ
 حدیث مذکور سلمان کی جس دعا میں اجابت و قبولیت منظور ہو یا
 انہیں ہاتھ اٹھا دے کہ سب خوانی حدیث بنوی خداوند کریم
 اپنے کرم سے مذہ کے ہاتھ خالی نہ رہیں کرگاہ اور نہ کرتا ہے

مسلمہ ترجمہ صحیح مسلم میں ہریرہ سے مروی ہے کہ کان رسول
 صلعم یعلم اذا خر حوا الی المقابر یقولوا السلام علیکم اهل الدیار یلین البیتر
 آہ یلینے تھے حضرت رسول کریم صلعم انکو تعلیم فرماتے کہ جب قبرستان
 کی طرف جاوین تو کہیں السلام علیکم اے محل دیار سو منو مسلمانوں
 تم ساری آگے گئی ہو انت انہ تم سنی ملنے والے ہیں اس حدیث
 کے صاف ظاہر ہے کہ موتے کو خطاب کرنا درست ہے اور برکت
 زیارت کے سلام کہنا مسنون ہے۔ اور تغیر عزیز می میں بذیل
 و یكون الرسول علیکم تحفہ اس کے لکھا ہے میںے و بات رسول
 شہاب شاہ گواہ زبیر کہ اس مطلع است بنور بنوت بر رقبہ ہرستین بن
 خود کہ در کہ انم درجہ از دین پس رسیدہ و حقیقت ایمان اہلبیت
 و مجاہدے کہ بیان از ترقی باز ماندہ است کلام اسب میں ہے
 شناسد گناہان شمار اور درجات ایمان شمار اور اعمال نیک

وہ شمار و اخلاص شمار اور اخلاص شمار و نفاق شمار و ترجمہ
 یعنی یہو دے رسول کریم تمہارا پیہر گواہ کیونکہ وہ نور بنوت کے ساتھ
 آگاہ ہیں ہر دیندار کے کہ رقبہ پر کہ میرے دین کے کس درجہ میں
 پہونچا ہے اور اس کے ایمانی حقیقت کیا ہے اور جو پردہ کہ جب سبب
 وہ شخص ترقی سے رک گیا ہے کون ہے پس حضرت صلعم جانے
 ہیں تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمان کے درجوں کو اور
 تمہاری نیک و بد عملوں کو اور اخلاص تمہاری نفاق تمہاری کفایت

در شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ
 وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَلِنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَکِ مِنْ شَرِّ مَا
 خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ
 شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
 إِذَا أَحَسَدَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 آمَنَ اللَّهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
 نَسْتَعِينُ اذْهَبْ عَنِ الصُّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ صِرَاطَ
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اَلَمْ ذَالِكُمْ اَلْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ
 هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْتُونَ
 بِاَلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
 رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ
 بِمَا اُنْزِلَ مِنْ قُبُلٍ وَيَاكُفِّرُونَ هُمْ يُؤْتُونَ
 اَوَّلَئِكَ عَلٰى هٰذَا مِنْ رَبِّهِمْ
 وَاَوَّلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

آبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ
 وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا
 اِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
 تَسْلِيمًا سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
 وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ

شرح قصیدہ غوث نظامی
 بزبان شیخ جامی

میں حاضر کئے عشق پیا مینوں آن مجھ صاے
 کھپیا مین اُس کا صے تاجیں میں دل آ پیاے
 بڑا طرف میری دل آیا جاں او جام شرابے
 تان مین پیا مست ہو یا دہرچ یا راں کردا تے

صحت کرد پیا سے پرستین ہو لشکر سیرا
 ساتی قوم پلا دے میٹرن مرمر جام جو پھرا
 پو سار سے جو کھتا ہوا جو کچھ مستحقین رضیت
 پہنچ سکے در سے میرے جو کچھ مستحقین تیرا
 رشتہ بڑا بلند تھا اکتا آب آ لخصی نہ
 لیکن رشتہ میرا پڑا تخت جویون یا تو ہی
 میں ہاں نہج پھر ہی رہی دڑے درجے والا
 کراں تصرف جو کچھ چاہاں کافی مان حل والا
 میں ہاں باز اڈا رہی والا اوپر کل دلیا نہ
 کیڑا ہے درج درجے میرے اندر اس طرح لو اند
 پہر ہی ہے میں غلست شہر ہستی عزت والی
 سر میرے پر تاج رکھنا یا شاہی قرب شمالی
 واقف کیتا خالق مینوں اندر بحیثیت قدیمی
 جس عزت کل میری کیتی بخشی بہت آیمیں نہ
 عالی رتبہ دتا مینوں اوپر سب قطباں دے
 حکم میرا ہے جاری سارے اندر ہر وقتا نہ
 جے ڈاکاں میں بہت اپنے نون اوپر سب دروا
 نگر جادون آب انہا نہ سے جنگل خشک دکھاتا
 جے میں ڈالا بہت اپنے اوپر سب پھاڑاں نہ
 پھاڑ چھپن سب ریتے اندر دسک چاہ اچاران
 جے ڈاکاں میں بحیثیت اپنے نون اور کاش بلدی
 نج سواہ ہو دے وہ آتش لونسے دانگر گاہی
 جے ڈاکاں میں بہت اپنے نون اوپر ست سالان

ماکل کھلاوے حکم خداوے کمرہ آہو جو الامان
 کل پہنچے سال تمامی اندر صبر واران
 اول میرے دے آون دانگوں حدت گاران
 خبر دین او میرے تائین ہلکے ایہہ کچھ ہو سی
 لیاؤ مرید یقین جو میرے جو منکر ہو سی ہو سی
 مرید میرے کر بہت خوش ہو دولت بہت کمالی
 کر جو چاہیں میں سر آتے اسم میرا ہے عالی
 مرید میرے نہ ہرگز دوتوں اللہ ہے رب میرا
 دتو سوا چادر چادر جو مینوں حدوں بہت دھیرا
 نوبت میری وچ آسمان اوپر زمیں اوپر
 دیکھ نقیب سعادت دانیے اگے میرے گئے
 ملک خدا و ملک ہے میرا جو چاہاں سو کر و
 حال حقیقت معلوم ہو دے جد میں کراں نگاہ
 نظر کراں میں جانب شہر ان جو رنجے اوپا
 اڈری دانگوں دسن مینوں ایڈ میرے ہیں پائے
 پڑھیا میں سب علم حقیقی آنا قطب یگانہ نہ
 دسی سب حقیقت خالق مینوں دوتاں جانا
 مرید میرا نوح گرمی بہتی روزے رکھن آئے
 درج اندھیرے رایت چکن مرمر دانگوں بھلا
 سب دیانے در چاہا پاپا یار یوں والی نہ
 میو درج پاک بنیدی نہیں دانگوں برکالی
 مرید میرے نہ دوتوں ہرگز طاہر رتے میرا
 شکی میں شمشیر کھڑا ناں ماراں دشمن تیرے

۷۹
میں ہاں جیلانی اصلی محی الدین نام ہے میرا
جھنڈا میرا دھچہ پھاڑاں جھوٹے ہو چو کہیرا
داؤ گدلوں میں ہاں حسنی مجھہ جگہ میری
قدم میرے ہیں ابرو دلیان ابرو رکھاں واری
عبدالقادر نام ہے میرا مشہور ہوا دچ خٹکان
واوا صاحب میرا آغا خادم جسے مکان

شرح قصیدہ غوثیہ منطیہ

بزبان پنجابی

بسم الله الرحمن الرحيم

پیارے مینوں عشق پیارے خاص رہیدے وصلی والے
کھیا میں بادے تائیں جلد ہی آؤں میرے دہیں
توہیں شراب عشق والا ہے
دیوئیں قرب وصل الیہ
ٹرے طرف ہمارا آ یا اندر کا نسبیاں بہت سکایا
اگے ہو کے قصہ میں کیا سستی نال شراب جو پیتا
اندر سنبھنا کہنا یاراں

۷۸
پایم قرب کھالیدا
آاے ساقی دیا پیالہ عشق میرا نہ مستی والا ہے
مردم اس کھائیں جام میں پیوئے عشق میرا نہ مستی میں کھوئے
دست اندر روز قیامت

نہیں دہم غیر خیا لیدا
کہو بسم اللہ فضل پیارے جس کھتوں کھلے گنہگار
بھی مئے کہو اس قصیدے قوت الہ نال یںیدے

است نال غوث العظم
کر کر فکر کب لیدا
پس میں کیا قطبان تائیں جھڑے ہوئے تھیں
آؤتیں میں دل سارے داخل ہو دج خال ہمارے

نہیں ہو سب دوست میرے
میں ہے رب نقا لیدا
سجست کرو پیو پیارے میں سب پیتے شکرناے
ساقی قوم اور سچا سائیں سب بہر و تے میرے تائیں

اپنے خاص شراب کے قاص
ہر اک جام وصل الیہ
پیوئیں جو ٹھا میرا سستی میری بہت دہ میرا
ہرگز پہنچ نہ سکے کوئی میرے وصل ایسے دوتی

نہیں میرے ہو سب کھتا جی
وصل میں ڈال جلا لیدا
در ہے بہت بلند ہمارے جھڑے ہو سب تیں سارے
لیکن درجہ ہے ہمارا تان کو لون اچا ہمارا

دیکھو میوں میں چلے

ہرگز نہیں والیدا

میں ہاں چر درگاہ ربانی میرے جہان کوئی تانی
میوں رب ہے دیندار تھے سب بتیں اچانک شان
پس ہے میوں رب تھامے

صاحب او جلالیدا

میں ہاں باز سفید شکاری اُتے دنیاں کران اڈاری
جستوں چاہاں ماراں جوہر کہرا ہے چر دیاں اورا
وہاں ہو یا درجہ میوں

صاحب قدرت عالیدا

بنایا میوں تھامے خلعت پاک محمد والا
جہاں او معشوقے والا عزت دوزے درجے اعلیٰ

اُچا میں ہاں درجے والا

صاحب جان کمالیدا

واقف کیتا میوں سامیں اوتے بہت قدیمی تائیں
تائیں عرفت ایسا پایا اپنا خاص محبوب بنایا

سارا میوں بہت تھایا

واقف راز ہاں عالیدا

قطب آں میں تیا حکم حکم تیرا وچ جارہی عالم
سویاں جیندیاں ظاہر ظاہر تائیں

اول آخر ظاہر باطن

کہہ ہی نہ سول زوالیدا

جے میں پاوان سر بہاراں او جو دس دے چا اُجاڑاں

ریزہ ریزہ رستیاں اندر سر چپاؤن زمیناں اندر

میرا چاہ بہت چھپاؤن

نانو نہر ہی جیالیدا

جے میں اپنا سدا پاواں اندر سبناں گل دریاں نو

نگر جادون گل تلامان پڑ آپ نہ رہے سول تلامان

سکی زمین میں چا دکھاواں

دساں حکم زوالیدا

جے میں راز ایہہ دوزخ پاوانا بلند سی اک میں چاہ جہاں

شان بلند سے بہت دوسری دیکھو ایہہ جلالاں میری

جہد کوئی پاس میں سے پہر آؤ

جلوہ روشنی لالیدا

جیکر اپنا بہت میں ڈالا مردہ سو یا چاہ جوالان

اُکھ کھلوون مردے سارے قدرت نال ربیدے سارے

اپنی پیر میں سر کے جادون

دیکھن شان کمالیدا

نویں مہینے وقت تائیں جے تنگ جانہ سے منت تائی

منت میرے او کول جے آون سارا سو کے حال سادون

آون وانگون غد مگاراں

حرف نکر دے قالیدا

ہر دم میوں خبر کر بندے نال سستابی حال سناں

جو کوئی تنگ اپنا نوح جاندا نہ کوئی وچ اپنا بندے آندا

سب کچھ میوں آن سناں بندے

چہڑن سخن خدا لیدا

۸۰
 ہووے حیرت حیا میری خوش ہو حال پس سیندا
 ناں میں اندر بے پرواہی کرتوں اوکھ جو دل چاہی
 ترے سہرتے نام ہے میرا
 صاحب درجہ عالیہ
 نوبت میری دریاں جہان دہی زمیناں و آسماں
 میوں ایک سعادت والا ہونا ظاہر سعادت والا
 رب توں میں نہرت پانی

چہرہ ذوالجلال
 کلی شہر م الہی ملک ہے میرا میری شہی
 تے حکم تصرف میرے کوئی حکم نہ میرا پھیرے
 اسکے دل بختیں وقت ایہ میرا
 ہوا صاف نکال لیا
 جانشک و کچیاں میراں تائیں جو کل پیدا کیے سائیں
 چہرے شہر خداؤں سن ہر مل دانے دانگوں دس
 جمع کر کے ملک خداؤں
 سیوں جا ہوا لیا
 ہر دلی جو ترسہ پایا کر مقرب میں ول آیا
 رہتے جو میں پاک بنیاد کرتوں دلہ کے نال عیقہ
 ہے شہر سوہنی مجھ
 درجہ بدرگاہ لکھا
 ناؤرتوں سرید جو میرے جے لکھ ہوون دشمن تیرے
 پس تحقیق میں قصہ کریں دشمن تیرے چاہ مریدان

ولی بہادر نام جو میرا
 اندر صاف کھ لکھا
 عید تقاریر اسم ہوا
 دین و سید و پیر بہت پیارا
 سو یا مشہور ایہ دو جہانی کیتا خالق آپ رحمانی
 میں ناں لکھا لکھا

قصیدہ سوم

قصیدہ غوثیہ شرح نظم زبان

پنجابی

عشق پیالے مینوں کانے دل ربیکہ فوری
 کھیا مینیں خمران نوں مین دل آد سب مزوری
 بنیا شریا میں دل آدے کھاندی دہر کے
 دیکھو مستی نال میں کھیا قصیدہ مارا ندیو چم بنگے
 پس قطبانو میں جو کھیا حال میرے وچ آد
 دہر اساوے داخل ہو کے مرد خدا کھاؤ
 محنت کرر تو بیوتیں سب ہو میرے شکر
 ساتی قوم دا دینا سینوں جام لبالب پڑ کر

ذات تاشی آپچی کیستی لیکن اشتہا جانوں
 میرا پایا بلبت در شاہیں منت ہمیشہ ہمہ جانوں
 بیتاں جو کھٹا سہرا جاں سستی ہر جاں
 قرب میرے نون پہنچتا ہوں جو میرا سی پایا
 میں درگا ہے درگا ہے اک اکلا حبس
 میری وسعت تصرف ملبارتے رب پیمانوں
 میں ماں باز صدیق کھلوتا جو کوئی شیخ سداوت
 کون کوئی ہے دیباں وچوں میرے جہاں
 گل میری درج خلوت پانی سبزی بوٹیوں
 سر میرے نرج حسین جانور تہ عاے
 واقف حال حقیقی والا ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰}

شرح قصیدہ غوثیہ نظم ربان پنجابی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سَقَا فِي الْحُبِّ كَأَسَاةِ الْوَصَالِ
فَقُلْتُ لِحَمْرِي تَخْوِي تَعَايِي

غوث اللہ اعظم ایہ فرمائے عشق پیسے اسان پوائے
قرب وصال دمی او پیاسے جان شراب بتی پائیں دایے
اکھن طرف آساوی آتھو روشن جسم و مسائی ہے

سَحَّتْ وَهَشَّتْ لِنَحْوِي فِي كَيْسٍ
فَضِيحَةٌ تَبْكُرُنِي بَيْنَ الْمَوَالِي

شراب اسانول آیا بہت سیالیاں اندر پایا
عجائب فحش اسانول استی نالی جی ہوا دیا وہ
اندراں ایہ حکایت تائیں اسان سیالیا

قُلْتُ لَسَايَا لَا قَطَابَ لِي

بِمَا لِي وَذَخْلِي أَنْتُمْ حَالِي

پس آکھیا ساریاں قطبان تائیں تھیں جے ہو رہے تائیں
دیکھو نال جو حال آساوے کیا جے رتبے میں تساوے
اسو میں تے داخل ہووے راکن مثل رحبالی ہے

وَهَمُّوْا شَرَابُ أَنْتُمْ جَنُودِي

فَسَا فِي الْقَوْمِ بِالْوَأْنِ مَلَأَ لِي

اتنی آہو میری مجلس تائیں جام رنگین میں تان پوائیں
تئیں جی آہو شکر میری ساقی دلی جام کنیرے
اوہ پر جام جی نال شرابی پیو دیان ہون تھالی ہے

شَرِبْتُمْ فَضْلِي مِنْ بَعْدِ سَكْرِ

وَلَا لَكُمْ عَلَوِي وَاتِّصَالِ

سب میرا پس خوردہ چھکو مستی بعد میری تھین رکھو
پس قدر بلند جوابی میرا قرب میریون چو ج دسکو
ہرگز ولی نہ پوچی کوئی میرا قرب کالی ہے

مَقَامُكُمْ عَلَى جَمْعًا وَلَكِنْ
مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا ذَا الْعَالِ

ہم بلند مقام ت ساڈی نہیں برابر مال ساڈی
بہت بلند مقام جو میرا ساریاں کو لون اوہ اچیرا
اندر ہر حال چکھانوں درجا میرا عالی ہے

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقَرُّبِ وَحْدِي
يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْحَلَالِ

میںون وجہ درگاہ حقیقی ہی برائی تے نزدیکی
میںون رب یفر ویندا ہر حال تے جو کر میںدا
ہر کم اندر بس جی میںون اللہ جل جلالی ہے

أَنَا الْبَاذِي أَشْرَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرَّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِ

میں شایان روح بازان پونجی میںون وجہ خفہ رازان
میں روشنائی راہ جو پیران کون کوئی وجہ مروت قیاسان

ہو یا شاہ مظاہر میںون میرا مثل مسالی ہے

كَسَانِي خَلْعَةً يَطِيرُ أَرْعَنِي
وَلَوْ جَبَنِي بَيْتُ حَيَّانِ الْكَمَالِ

میںون رب سر پائینا یا نقش غمت او سر پر لایا
میں تے فضل ہو یا رحمانی سر تے فضل ہے بیتحانی
سر میرے تے تاج شہیدان ایہ سر تلج کمالی ہے

وَأَطْلَعْنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمِ
وَقَدْ دَنَيْتَنِي وَأَعْطَانِي سَوَالِ

خبر کہنی رب میرے تائیں سر قدیمی اسے پائیں
گردن میرے وجہ قلاوہ رحمت رب ہی مال کشا وہ
کل سوال دتے رب میںون مکان جو فی الحالی ہے

وَاللَّيْلِ عَلَى الْأَفْطَابِ جَمْعًا
فَلَمْ يَنْفِدْ فِي كُلِّ حَالِ

ہر سیر جیکر شان دریا نواں کلی باقی چا شکاوان
غائب ہون وجہ دو کہانی باقی رہ نہ پانی جا کے
ہوہ دریا سر میرے تہی ہو مدھی پوج روالی ہے

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فِي جِبَالٍ

لَدَاكَ لَتَ وَاحْطَطْتَ بِسِرِّ الرِّمَالِ
اتے جیکر سٹاں سر رہا ران وہ بچے دس کا لیاں مہار
ریت کر ریت وچر لایین ریت اندر پہاڑ چھپائیں
کم جادون ریتواندر پڑے وہ بے ذات خیالی ہے

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فَوْقَ نَاصِرٍ

لَخَمَلَةٌ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ نَحَالِ
اتے جیکر سر میں آتش ہیں بلدی آتش جاہ بھجائیں
وہ پایمال ہے آتش ہوندی سردی اسے غالب ہوندا
کوئی بروا حال میرے نہیں کوئی خاک پایمال ہے

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فَوْقَ مِيتٍ

لَقَامَ بِقَدْ سَرَاةِ الْمَوْتِ لَقَالَ
اتے جیکر سر میں سرورے ہیں ایہ کراست غلط دیکھائیں
زندہ ہوں وہ ہے مروت قدرت نال رعبہ مروت
وہ مٹاؤں طرف آساؤسی جیوندیا ندی چالی ہے

وَأَمَّا مِنْهَا شَيْءٌ مَوْسِرًا وَدَهْوًا

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فِي جِبَالٍ
کسی پہنچے کسی زمانے ہے شک جادون سمجھ فلا
مگر ہے آون پاس ہمارے ظاہر کرن احوال جو سارے
جیکر کم آہنا نوح ہودے کندی قیل میں قالی ہے

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فِي جِبَالٍ

وَلَقُلْمُنِي فَأَقْبَتِ عَنْ جِبَالِ
آکے خبر کرن میں تائیں نال تے دے حال نہیں
جیکر دوح انہا ندی آوے پاکر گذر انہاں تہیں جاوے
آکے خبر کرن میں تائیں ناکل جیکرے والی ہے

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فِي جِبَالٍ

وَأَقْلَمًا تَشَاءُ فَلَا إِشْمَعَالِ
سرید میرے ہیں کر خوشحالی اتوں اپریارسی عالی
کر دیکھاں توں بے پڑا ہی ادول کر توں جو کج چاہی
نام بلند جو سیرا ہے سر تیرے تے والی ہے

وَلَوْ أَقْبَتِ سِرِّي فِي جِبَالٍ

عَطَانِي رِفْعَةً نِ الْهَ الْمَنَالِ

مرید میرے بہ خوشیاں کھاتوں
 اللہ ہے رب سداۓ
 قدر بلند آساؤ آما
 ہر کسی نہیں سول شورتوں
 رتبہ ولس بہت زیادہ
 پایا قرب وصالی ہے

طَبَوْنِي فِي السَّمَاءِ وَلَا تُرْكِكُنِي

وَشَاعَوْسِ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَلِ

دوب میری وجہ آسمان
 نیت سعادت میرے ورے
 ظاہر کرن سعادت والی
 زمیں وچہ دجن شدیہاں
 خبر کرے بندے ہر تے
 وہ سعادت عالی ہے

بِلَا دُلَّةٍ مَلِكِي تَحْتَ حُكْمِي

وَدَقَّتْ قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَا

جیسے سنگے شہر الہی
 حکم میرے وچہ سبناں جا
 وقت جو میرا کے ولے
 ملک میری روح سناں ہی
 سمجھ کل حقیقت سارے
 ہوسے صفا صفا ہے

نَظَرًا إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كُنْ دَلِيلًا عَلَى حُكْمِ التَّصَالِي

نظر کراں میں رہیایں شہراں
 چوں کردے ہر مل دانہ
 نا کج حال براں ہراں
 کل شہر اندی منسل جہانا

۴۱
 اوپر حکم میرے الہی
 حسن وصل صالی ہے

وَكُلُّ رِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَرَأْسٌ فِي

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدَنُ الْكَمَالِ

کل دقیاں راہ جو پایا
 سیر مرشد سرور عالم
 تمام اسان فوں آساں دیا
 وہ نہیں راہ کیتا میں محکم
 وہ مرشد دہج دوا جانا
 نبی جو بند کمالی ہے

رَحَابِي فِي حَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ

وَفِي ظُلُمَاتِي كَلَامٌ

میرے سرور چو گری ہی سداۓ گس
 سیر میرے کرمت جلد ہی بہت
 میوہ رجب پاکستی تہیں منور
 چشماں لال جو چوون تیرے کیتاں

دَسَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى ضَلَّ قَطْبًا

وَفَلَيْتَ لَسَعْدًا مِنْ مَوَالِي

میرا تجربہ عالی پایا
 نیت میں بہت رہیایں
 آپ قطباں قطب سبایا
 لوگاں میں آنکھ سداۓ
 شرف طرف میری سول
 جلوہ دیکھ کمال پیدا

مُرِيدِي كَاخْتَفَ وَاشْفَانِي

عَنْ دَوْمٍ قَاتِلٍ عِنْدَ الْقِتَالِ

میرے کچھ خون خرواروں
میں تحقیق جو قصد کریندا
ولی بہادر نام جو میرا
اندھ صفا قتالی ہے

أَنَا الْجَبَلِي رَحِي الدِّينِ اسْمِي

وَأَعْلَامِي عَلَى سِرِّ الْجَبَالِي

میں جو ہاں شاہ جنتیانی
رحی الدین اسم جو میرا
جنتی ہے ہمارا اکل چکن
میںوں جانے عالم سارا

أَنَا حَسْبِي وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي

وَأَقْدَمِي عَلَى عَشْرِ الرِّجَالِ

اسم کے دے نوبت میری
میں سرور ہاں بہادر
آجی محمد ۴ جٹکا میری
دھون سا میرا شیرا گلیاں

او چاشن ملیند ہے میرا

جذبہ دیکھ جلا لسی ہے

وَعَبْدُكَ الْقَادِرُ الْمَشْهُورُ اسْمِي

وَجَبَّتِي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِي

عبد القادر اسم جو ظاہر
کتیا سنوں رحیمہ ظاہر
میں سید جو حسن حسینی
میں سلطان امام تھانی

سرور عالم نام میرا
صاحب عین کمالی ہے

بیانات جو فرقہ

سنت نبوی سے گمراہ ہیں

جیسے

۱۔ موعظیہ - کہتے ہیں کہ خدا کے اسما اور صفات مخلوق ہیں
۲۔ مترا بقیہ - کہتے ہیں کہ علم اور قدرت اور مشیت ایزدی مخلوق ہے
۳۔ مراقبہ - کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ سے مکان میں ہے
۴۔ وارویہ - کہتے ہیں کہ اہل دوزخ میں جلدیگا پہر باہر نہیں آویگا اور
ہوین دوزخ نہیں جاؤینگے۔

۵۔ حرقیہ کہتے ہیں کہ قرآن اور تورات اور انجیل اور زبور مخلوق ہیں
 ۶۔ مخلوق کہتے ہیں پھر رسول اللہ سرور مطلق و حاکم تھے نہ رسول
 ۷۔ فانیہ کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ ہر دو فنا ہو گئے۔
 ۸۔ زمانہ قیہ کہتے ہیں کہ سراج رسول قبول کر دئی تھی جہیں جہیں
 اللہ دنیا میں دیکھتا ہے اور عالم کو قیہ جانتے ہیں اور جنت کے سنگر۔
 ۱۰۔ لفظیہ کہتے ہیں کہ قرآن کلام فارسی کا ہے کلام الہی نہیں لیکن
 کلام الہی ہیں
 ۱۱۔ قبریہ۔ منکر عذاب قبر کے ہیں
 ۱۲۔ واقعہ کہتے ہیں کہ قرآن کے مخلوق ہوتے ہیں بلکہ توفیق ہے
 یہ کہ وہ جیسے اور انہیں پر یقین ہیں کہ ایمان دل سے ہے تو بان سے
 نہیں اور منکر عذاب قبر اور رسوال منکر دیگر دھوض کو شر و ملک الموت
 د کلام حق بموہی علیہ السلام

فرقہ دوم قدریہ

۱۔ احدیہ۔ کہتے ہیں کہ ہرگز فرض کا اقرار ہے اور سنت سے اقرار ہے
 ۲۔ ثنویہ۔ کہتے ہیں کہ نیکی خدا سے ہے اور بدی شیطان سے ہے
 ۳۔ کیسانیہ۔ کہتے ہیں کہ فعال ہمارے مخلوق ہیں یا نہیں
 ۴۔ شیطانیہ۔ کہتے ہیں کہ شیطان کا وجود نہیں ہے
 ۵۔ شریکیہ۔ کہتے ہیں کہ یہ تکلیف مخلوق ہے کہیں ہونا ہے کہیں
 نہیں۔
 ۶۔ ہمیریہ۔ کہتے ہیں کہ کما فعلوکی سکافات ہیں
 ۷۔ ردیدیہ کہتے ہیں کہ بنیاد فی ہے
 ۸۔ ناکسیہ کہتے ہیں کہ امام پر خرچ جائز ہے

۹۔ تہرہ۔ کہتے ہیں کہ توبہ گنہگار کی قبول نہیں ہے
 ۱۰۔ قاسطیہ کہتے ہیں کہ کسب علی و مال و حکمت و ریاضت فرض ہے
 ۱۱۔ نظا مبیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو شے کہنا روا ہے
 ۱۲۔ متولفیہ۔ کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ شہر مقرر ہو یا نہیں
 یہ گروہ قدریہ ہے کہ اختیار پر ارش کے راہ راست جماعت سے گمراہ ہوا

فرقہ سویم خارجیہ

۱۔ ارنیقیہ کہتے ہیں کہ کوئی خواب نیکی نہیں دیکھتا زیر اگر وحی منقطع
 ہوئی ہے
 ۲۔ ریاضیہ۔ کہتے ہیں کہ ایمان قبول صالح و عمل صالح و نیت و سنت
 ہے۔
 ۳۔ تعالیہ کہتے ہیں کہ کام ہمارے مال ہوئے ہیں بچ خواب کے
 کچھ خدا کی قدرت نہیں
 ۴۔ جازمیہ۔ کہتے ہیں فرض ایمان نا نہیں گیا
 ۵۔ غلطیہ۔ کہتے ہیں بھاگنا معاملہ کفار سے کہ وہ چند ہوں کفر ہے
 ۶۔ کوزیہ کہتے ہیں کہ بدن بغیر بہت ماش کے پاک نہیں ہوتا
 ۷۔ کنزیہ کہتے ہیں کہ دنیاویات کا فرض کا نہیں ہے
 ۸۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ شر خدا کی طرف سے نہیں ہے اور ناکار
 پیچھے امام فاسق کے روا نہیں اور ایمان کسب بندے سے ہے
 اور قرآن مخلوق ہے اور مرد و نگو دعا و صدقہ سے ثواب نہیں پہنچتا
 اور سراج آگے بیت المقدس کے نہیں اور کتاب اور حساب
 اور میزان یکہ نہیں ہے اور زشتے سوئیں سے افضل ہیں
 اور دیدار خدا کا قیامت کو ہوگا اور کراست ادب کی کچھ

نہیں ہے اور اہل جنت کو بھی سونا اور سنا ہے اور عقول اپنی موت سے نہیں مرنے اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کے چہرے اور بہت باتیں کہتے ہیں کہ خلاف سنت و جہالت کے ہیں۔
 ۹۔ میمونہ۔ کہتے ہیں کہ زمان بالعت باطل ہے
 ۱۰۔ محکمہ۔ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو اور خلق کے حکم نہیں
 ۱۱۔ سراجیہ کہتے ہیں کہ نہیں پہنچتی ہے جزاء عمل کی نہ اجر اسکا۔
 ۱۲۔ حنیہ۔ کہتے ہیں کہ احوال اگلوں کا کچھ حجت قوی نہیں بلکہ انکار لازم ہے
 یہ گمراہ خارجیہ ہے راہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا۔

فرق چہارم رافضیہ

- ۱۔ علویہ۔ علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کہتے ہیں
- ۲۔ اہل بیت۔ علی کرم اللہ وجہہ کو شریک خدا کا جانتے ہیں
- ۳۔ شیعہ۔ کہتے ہیں کہ جو کل اصحاب سے حضرت کو دوست زیادہ رکھے
- ۴۔ اسماعیلیہ۔ کہتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی ہے
- ۵۔ زیدیہ۔ کہتے ہیں کہ امام کا زمانہ سوا اولاد علی کے دوسرے کے ہے لازم نہیں
- ۶۔ قباوسیہ۔ بجز عباس بن عبدالمطلب کے کسی کو امام نہیں جانتے
- ۸۔ ناصبیہ۔ کہتے ہیں کہ جو اپنے کو دوسرے سے فاضل جانے لگاں
- ۹۔ متناسخیہ۔ کہتے ہیں کہ جو جان قاسم کے بعد سے روا ہے کہ بیچ قاسم دوسرے کے جاوے
- ۱۰۔ لاعنیہ۔ طلحہ بن عمرو عایشہ کو لعنت کرتے ہیں۔

۱۱۔ راجیہ۔ کہتے ہیں کہ علی پھر دنیا میں آویں گے اور ابھی ابرہہ میں رہتے ہیں۔
 ۱۲۔ مرقیہ۔ کہتے ہیں مسلمان پادشاہ سے اثر نادر ہے
 یہ گمراہ رافضیہ ہے کہ راہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا۔

فرق چہارم

- ۱۔ مضطرب۔ کہتے ہیں کہ خیر و شر بظلال عرف سے ہے بندہ کو اختیار نہیں
- ۲۔ افعالیہ۔ کہتے ہیں کہ واسطے بندہ کے فعل ہے لیکن بنی قدرت اور اختیار
- ۳۔ کہتے ہیں واسطے بندہ کے فعل اور قدرت بظلمات ہے ایک
- ۴۔ تارکیہ۔ کہتے ہیں کہ بعد ایمان کے اور چیز کو فاضل نہیں ہے
- ۵۔ بحیث۔ کہتے ہیں کہ کوئی اپنی نصیب سے کہتا ہے پس کسی کو اس کا کچھ ضرور نہیں
- ۶۔ متعینہ۔ کہتے ہیں خیر و شر کے نفس ساتھ اسکا نسل ہے
- ۷۔ کسلانیہ۔ کہتے ہیں ذاب اور غاب کیا وہ نہیں ہوتا ہے بلکہ
- ۸۔ جلیہ۔ کہتے ہیں دوست ہرگز عذاب نکلے دوست اپنے کو
- ۹۔ خوفیہ۔ کہتے ہیں دوست ہرگز نہ ڈراوے دوست اپنے کو
- ۱۰۔ فکریہ۔ کہتے ہیں فکر و سرفرازی سے قہر کے عبادت سے بے خبر
- ۱۱۔ حبیہ۔ کہتے ہیں عالم میں قیمت نہیں ہے
- ۱۲۔ حنیہ۔ کہتے ہیں کہ جو کام ساتھ تقدیر خدا کے ہو تو اوپر بندہ کے کچھ حجت نہیں۔

یہ کرو جس پر یہ کہ راہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا

فروششم جریمہ

- ۱۔ تارکیہ - کہتے ہیں بس ایمان کے کچھ فرض نہیں ہیں
 - ۲۔ شائبہ - کہتے ہیں جسے کہا لا الہ الا اللہ پھر جو چاہے کرے اور اس کے کچھ عذاب نہیں ہیں
 - ۳۔ راجیہ کہتے ہیں سب کچھ طاعت سے قبول و معصیت سے گنہگار نہیں ہوتا۔
 - ۴۔ شاکیہ - اپنے ایمان میں شک رکھتے ہیں کہ میں سچ ایمان سے
 - ۵۔ ہنسیہ - کہتے ہیں ایمان عمل ہے جو نہ چار کل و نہ دوا ہی وہ کافر ہے
 - ۶۔ علیہ - کہتے ہیں ایمان عمل سے
 - ۷۔ منقویہ - کہتے ہیں ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے کبھی کم
 - ۸۔ مشیہ - کہتے ہیں ہم سوسن ہیں انشاء اللہ تعالیٰ
 - ۹۔ شریہ - کہتے ہیں قیاس باطل ہے صلاحیت کی دلیل درکھے
 - ۱۰۔ بدویہ - کہتے ہیں اطاعت امیر کی واجب ہے اگرچہ حکم کرا گناہ کا
 - ۱۱۔ مشبیہ - کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے
 - ۱۲۔ حشو یہ - کہتے ہیں واجب اور سنت اور تحب سب ایک ہیں
- یہ گروہ مرجیہ سے گمراہ راست سنت و جماعت سے گمراہ ہوا اس پر پیغمبر
 واسطے انتظام کا رحالم کے خوف درجا کرے کہ میں دین اللہ سے نیاز
 ہے مہنون پر عذاب کرنے سے۔

باعث تالیف رسالہ

لاہور محلہ چنگڑان واقع بیرون دروازہ موری میں اہل محلہ نے
 امام کو مسجد سے نکال دیا اس نے ناسٹن کی کہ مجھ کو ناحق
 نکالا ہے در جواب اس کے اہل محلہ نے کہا کہ مجھ دہائی
 ہے۔ فریقین سے علماء طلب ہوئے انھیں امام کا منصب
 ہوا کہ دہائی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نکال دو۔ دہائی
 نے چیف کورٹ میں اپیل کیا وہ بھی خارج ہوا۔ اور فیصلہ
 ماتحت بحال دہائیوں نے اپنی سیاست دہوئے کے واسطے
 ایک رسالہ سوسن دفع النساء لکھا کہ حنفی کی نماز دہائی کے پیچھے جائز
 ہے چونکہ یہ رسالہ دہوکہ تھا اور جو جو حوالہ اس نے دیا تھا سب
 سے بھی ظاہر تھا کہ کسی مخالف مذہب کے پیچھے تب نماز جائز
 ہے کہ جب وہ رعایت مقتدی کی کرے اور مقامات اختلاف سے
 پرھیز کرے سو دہائی لوگ مخالفت کرتے ہیں جس کے
 جب لامذہب بنے اور عقاید ان کے ایسے ہیں جن سے حنفیوں
 شے نزدیک کچھ لوگ اسلام سے خارج نہیں ہیں اس امت
 ان کی ناجائز ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نقل فتویٰ امجدی خلد مولوی غلام قادر علیہ
عجلہ اجلاس منشی رام داس صاحب تحصیل
بہیرہ فیصلہ ۲۱ - اگست ۱۸۷۶ء

احمدیین و چراغین سکناے بہیرہ مدین
بنام مولوی غلام نبی و مولوی غلام قادر
و مولوی غلام رسول علیہم السلام

(علت دفعہ (۵۰۴) تھریات سند)

بسم الله الرحمن الرحيم - الحمد لله رب العالمین علی عباده الدین الصلوات
میں تبارخ ۱۵ - جمادی الاخریہ ۱۲۹۷ - کشتہ دوست بنہ بافتاق ملک
دار ارکان بلندہ بہیرہ در جامع مسجد بیرونی بلائیکہ تصفیہ و تحقیق مابین
و ما بیان دسینان جمع عام شد - چنانچہ ہر دو فریقین باہم مباحثہ و مناظرہ
کر دہ اند - بطریق سنی - حضرت صاحب مولوی غلام نبی ساکن لکھنؤ مولوی
صاحب ساکن بریل - حافظ لال شاہ پشاور سیّد بنوری - و مولوی محمد
صاحب و مولوی عبدالعزیز - صاحبزادہ بگے والہ - و مولوی غلام قادر سکنا

بہیرہ - و مولوی غلام رسول ساکن چاہدہ بہیرہ -

فریق و صباقی - و تالکین و چراغین و احمدیین پراچہ وغیرہ اتباع اول
بجہرہ نیک - چنانچہ - و تالکین مذکورہ در مسئلہ افتخار رسول اللہین و افتخار
یا غوث الثقلین و امکان وجود فیہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم - و تقویت الایمان
و در ان کتاب تک شان بنی کریم است و بنی صلحہ را بچہر نسبت کر دہ -
و رفع یدین - و چہر آمین - مباحثہ شدہ است و استقامت از ادیان
و انبیا را انکار کردند - و امکان نقل رسول کریم اولگا انکار کردہ و بعدہ قائل
شدند و تقویت الایمان را انکار نکردند - و در مسئلہ ہر مخلوق خدا کی شان کے
آئینے ہمار جیسی ہے قائل شدند - و گفتند کہ تقویت الایمان را انکار نہ میکنم
و رسول کریم و ادیب را کہ نسبت بہار کردہ مسلم داشتہ و در تاویل رکبہ شیعہ
چونکہ این سرگودہ تواتر مخالف اہل سنت و جماعت است - داین مسئلہ
تقویت الایمان مخالف آیات غلام - ان اگر کم عند اللہ انتقام قتل علی بن ابی
الذین علیہم السلام و الدین ارتداد العلم و رجعت - و کان مفضل اللہ علیک علیما و محقق
برجستہ من یشار - و قائل این مسئلہ کا روح از دہ ایمان و اسلام است و علامہ
ظاہرہ و باہرہ این فرقہ دریں دیار - رفع یدین - و چہر آمین - و قرأت فاتحہ
سودہ الحمد و صلت امام اند - لہذا جمیع اہل اسلام اہل سنت و جماعت را ندانستہ عام
و بشارت تمام دادہ میشود - کہ بوجوب احادیث بخیرہ اختلاط و مشارکت
باستماع اہل فرقہ علامہ ہرگز نکتہ و دور نمر و یک انرا شامت و افواست
این خبر نقل و کمالی نکتہ و بوجوب آیات و احادیث بخیرہ بر ہمین غور و آرا
داشتہ چنان نشو کہ نادانستہ و خطا کہ ام کس ہر انرا شان کمالی و سوائی
ہم صلوات ہم چہرہ زو ہم نوالہ ہم پیالہ باشد - من ابن مسعود و رضی اللہ
عنہ قائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا وقت ہذا اسرائیل فی المعاصی
تہتم ملاہم غلم ینتہوا انما لہم فی کمالہم و آکامہم و شاربہم مغرب اللہ غلوب

بعضہم بعض علی السان وادوار عیسیٰ بن مریم واما بامعصدا کا زمیتہ و
 رداہ ترغیبی - شکوت شریف - مکر آنکہ علامات واضح ہیں فرقہ عدم تعالیٰ ام
 معین یعنی امام اعظم علیہ الرحمۃ در رخ بدین - وجہ آمین و قرار تفتاح
 پس امام است - و بعد بر بزرگ شہنشاہت عا کے میان خیر محمد علی
 و میان غلام رسول صاحب - و دیگر پراچگان خورد کلان دستمضار کار کان
 خواجگان و اکثر علما کے مساجد پیرو دیگر اراکین پیران وغیرہ در سجد
 محلہ پراچگان محاذی مزار درمقد میراں صاحب مرحوم اتفاق طلب نام شد
 چنانچہ اس سائل و واقعات علی رسول لاشہاد تقریر کردہ شد - و بعد قبول
 کردند و عا کے خیر شد کہ یا فرقہ خا کہ نام کس مخالفت و شرکت غرض کہ
 و در سرکہ مباحثہ اول روز تحویل صاحب - و تہانہ دار صاحب - و بروز
 دوم تہانہ دار صاحب بعد سپاہیان و کنشلاں حاضر بودند - اس اشتہار
 عام و اعلان برائے حوام نمودہ شد -

الصلوات علیہ			
فلان تقویٰ الزکری	غلام رسول چوری	خانہ سیدہ لالہ	غلام قادر
سبح القوم انظالمین	نکذ الحکم	نور علی شہید	عفی عنہ
نقیر غلام مرشد عفی عنہ	مکذ الحکم	مجاہد مرحوم پادری	
الصلوات علیہ			
محمد دین	نقیر غلام نبی کریم محمدی	نقیر عبدالغفور بھٹی	بانی المکتبہ منظور قبول
	عفی عنہ	عفی عنہ مذکور	نقیر عبدالرحیم
الصلوات علیہ			
گل احمد سک	نقیر تحریر بیچ	عبد الحکیم	خدا بخش نوم ادا
حک رانداس	خیر محمد پراچ		
الصلوات علیہ			
مہند غلام نور اک	شیخ احمد امام مسجد	نیر کن عالم شاہ	عبد اللہ شاہ
مسجد ورن قبول	شیخین	قریشی	

دینہ و غیرہ } شامل شل رسی } ۲۵ دسمبر ۱۸۷۵ء - صفحہ نگرانی نمبر ۱۰
 و خط راہ رس تحویل } ۱۸۷۵ء فوجیاری - طلب شدہ
 بموجب دفعہ (۲۹) مجموعہ ضابطہ فوجیاری)
 و با اجلاس چارلس برنوز تھا بہادری آر لیشہ زمی صاحب کھب اور
 حکام سمیان غلام قادر و غلام رسول و غلام نبی - و خیر محمد و غلام رسول ملزمان
 بنام سرکار معرفت چرائین و احمدین - رسپانڈنٹ و جرم دفعہ ۵۰
 تعزیرات صحت و سترانیت ملزم عا اسپی یکصد روپے و اس جرم
 نسبت ملزم عا ۴۰ و ۵۰ ملین نہ سے مد پیہ جرم نہ در صورت عدم ادائے جرم نہ
 ایک ایک ماہ قید سخت و در خواست نگرانی حسب دفعہ ۲۹ ایکٹ دس
 (۱۸۷۵ء) بابت حکم صاحب سیشن جج آمنت راولپنڈی مورخہ ۱۶
 ستمبر ۱۸۷۵ء جبکہ رد سے حکم صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گجرات مورخہ ۱۰ -
 جولائی ترمیم شدہ ہو کر تیسرے سخت کی بجائے قید محض ہو گئی - سایلان
 کی جائے سرزنش صاحب اور رسپانڈنٹ کی طرف سے باہوکالی پرا
 حاضر ہیں بموجب سنون مجموعہ مذکور کے اس مقدمہ میں کوئی از الحشیت
 عرفی ثابت نہیں - فتوے جیسا کہ یہ کہلاتا ہے جائیز ہے گو اس کے
 انزال حشیت عرفی ہو - وہ الفاظ جبکہ بیان باہوکالی پر شعورائے کے کیا
 کہ مدعا علیم نے بیرون دروازہ مسجد کے متصل کے تھے - جن سے
 انہوں نے لگاؤں کے جھاسوں و دیگر گانوالوں کی فوجیہ اسطرف کرائی
 تھی کہ وہ مسیقش کی جھاست نکریں اور انکو پانی و دیگر عرف مذہب
 پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی - ایام حکام کو اب آنکے ثابت کرنے کی اجازت
 دینی چاہئے کہ نہیں - اس مقدمہ میں اصلی دریافت طلب ہے - ہماری نسبت
 میں یہ اجازت نہ دینی چاہئے - جس روز تجویز ظہور میں آئے سنیں

منوے پر حصر رکھا اُنکے گواہان کو پکارا جاسکتا تھا۔ لیکن اُنکو آواز نہیں دیکھنی تھی
 کیونکہ وہ حاضر نہیں تھے یہ امر پایا نہیں جاتا کہ مستغیثوں نے درخواست واسطے
 استواء کے واسطے طلبی گواہان کے کی تھی۔ اندرین حالات ہم احکامات کو منور
 نے کیلئے اور یہ حکم دینے کیلئے مجبور ہیں اگر جہاز وصول ہو گیا ہو تو واپس
 کیا جادے

خط

چارلس پولنوز - سی آر لینڈزی - مورفہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۱

نوٹس چونکہ یہ بیانے اس مقدمہ میں پہلے دفعہ ۵۰۴ قریباً
 میں غلطی کی تھی۔ اور حکم چیف کورٹ نے منورخ کر کے ہدایت کی کہ اگر استغاثہ
 دفعہ ۵۰۰ میں میٹریٹ کے بارے میں سوال کرے تو دیکھا جائے گا۔ یہ دفعہ ۵۰۰
 دفعہ ۵۰۰ میں آتا تھا۔ ڈیوایر کیا۔ اور احکامات نے اس اثبات کو
 حکم منورخ میں سمجھ کر جہاز لایا۔ کیا پر چیف کورٹ نے بعد ملاحظہ منورخ
 کے قطعی حکم دیا کہ اپنے کس طرح کا جرم اس منورخ سے ثابت نہیں ہو گیا
 گواہان حقیقت کو فی کا ہو۔

کتب فضائل اُمی کا کتب خانہ بھلی تحصیل روڈ سندھ